علی سے عاشورہ تک

جو چیز تم کو زندہ رکھتی ہے
وہ ولایت علی ابن ابی طالبؑ ہے
امام محمد باقر علیہ السلام

تألیف: علی اصغر رضوانی
ترجمہ: اقبال حیدر حیدری

پیشکش
المهدی ایجوکیشنل سوسائٹی

خداوند عالم کی توفیقات اور حضرت امام زمانہؑ کی عنایاتِ خاصہ کے زیر سایہ، المصطفی انٹرنیشنل یونیورسٹی پاکستان کی جانب سے درج ذیل شرائط کے حامل طلباء و طالبات کے لئے کارشناسی (گریجویشن) میں داخلے کا اعلان کیا جارہا ہے۔

داخلے کی شرائط:

۱۔ اخلاقی اور اعتقادی صلاحیت
۲۔ جسمانی اور نفسیاتی اعتبار سے صحیح وسالم ہونا
۳۔ انٹرپاس یا اس کے معادل وفاق المدارس کی سند
۴۔ حداکثر عمر ۲۲ سال (نوٹ: اعلیٰ تعلیم کی صورت میں زیادہ سے زیادہ عمر کی شرط میں نرمی ہوسکتی ہے)
۵۔ انٹرویو میں کامیابی

Design: Kazim Zaidi

AOU

داخلے کی تاریخ:

12 اکتوبر تا 26 اکتوبر 2013

رابطہ نمبر

0512212124-5 اسلام آباد
021-34662972 کراچی
ALmustafapak110@gmail.com

- اسلام آباد: دفتر جامعۃ المصطفی اسلام آباد مکان نمبر 346 اسٹریٹ نمبر 33 سیکٹر F-11/2 اسلام آباد
- کراچی: جامعۃ المصطفی کراچی ST-20 بلاک 16 گلستان جوہر کراچی

نوٹ: انٹرویو میں کامیاب ہونے والے جامعۃ المصطفی ایران کے طالبعلم ہونگے اور انہیں جامعۃ المصطفی قم کا کمپیوٹر کوڈ Computerized Code دیا جائے گا۔

www.almehdies.com | almehdies@gmail.com -- 0345 3182866 | 0336 2534354

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (سورہ زمر ۹)

کیا وہ لوگ جو جانتے ہیں ان کے برابر ہو جائیں گے جو نہیں جانتے ہیں۔

جملہ حقوق بحق منتظرین امام محفوظ ہیں اور اس بات کی اجازت ہے کہ اس کتاب کے کسی حصے کو یا مکمل طور پر بلا اجازت ہمارے نام (ناشر) کا حوالہ دے کر چھاپہ جا سکتا ہے۔

نام کتاب: غدیر سے عاشورہ تک

تالیف: علی اصغر رضوانی

ترجمہ: اقبال حیدر حیدری

ترتیب و تزئین: برادر سید محمد کاظم زیدی

زیر نگرانی: حجۃ الاسلام مولانا ڈاکٹر عقیل موسیٰ

ناشر: جامعہ المصطفیٰ العالمیۃ (پاکستان) و المہدی ایجوکیشنل سوسائٹی (جعفر طیار)

طبع اول: ذی الحجہ ۱۴۳۴ھ، اکتوبر 2013

تعداد: 1500

قیمت: 40 روپے

رابطہ:

www.almehdies.com | almehdies@gmail.com

بسم ا...

غدیر سے عاشورہ تک

ایک اور موقع ہر عاشق کے لئے۔۔۔۔

- مطالب غدیر پر غور و فکر کرنے کا....
- اپنی ولایت کی عقیدت کے اظہار کا....
- الٰہی تفکرات کو عام کرنے کا....
- مقصد کربلا کو سمجھنے کا....

التماس سورہ فاتحہ:

آیت اللہ طاہر حسن خرم آبادی (نمائندہ ولی فقیہ)

و بزرگ عالم دین، ملت تشیع کی عظیم دینی درسگاہ مدرسہ معصومین کراچی کے بانی اور مسجد معصومین دستگیر کے پیش امام

حجۃ الاسلام مولانا شیخ علی مدبر

جن کی مکتب تشیع کے لئے انجام دی جانے والی خدمات ناقابل فراموش ہیں

اور بالخصوص اس کوئز میں شرکت کرنے والے تمام مومنین کے کل مرحومین

المہدی ایجوکیشنل سوسائٹی (جعفر طیار) و جامعہ المصطفیٰ العالمیہ (پاکستان)

کی جانب سے آپ کے خانوادہ، طلاب، اور علمائے کرام کو ہدیہ تعزیت پیش کرتے ہیں۔

آپ تمام مومنین سے گذارش ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ ضرور کریں اور بہترین نکات کو Underline کریں تا کہ وقت ضرورت اُسے بآسانی پڑھا جا سکے۔

سپاس نامہ

خداوند عالم نے انسان کوعقل جیسی عظیم نعمت عطا کی ہے جس کے ذریعے سے وہ حق اور باطل کو پہچان سکتا ہے۔اگر انسان غور و فکر سے کام لےتو بہت سے حقائق کے باب کُھل سکتے ہیں اور انسان نجات حاصل کرسکتا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنی گفتار، کرداراور عمل کے ذریعے خلافت اور جانشینی کے مسئلہ کوحل کیا ہے۔جس روز وحی کا فرشتہ غدیرخم میں ولایت کی نورانی آیات اہل زمین کے لئے تحفہ لے کرآیا اور مسلمانوں نے حضرت امیر المومنین کے ہاتھوں پر بیعت کی تو راہ رسالت جاویدانہ بن گئی۔

اَب تک واقعہ غدیر کی مناسبت پر کئی ایک نظریات، کتابیں، تحلیلیں اور تفسیریں بیان ہوئی ہیں لیکن کتاب ہذا "غدیر کی معرفت اوراعتراضات کے جوابات" کےعنوان سے محقق جناب آقای علی اصغر رضوانی کی بے مثال کتاب ہے جسے انتہائی خوبصورتی کے ساتھ مولانا اقبال حیدر حیدری نے ترجمہ کیاہے تاکہ تاقیامت تک آنے والے لوگ اپنی پیاس کو بجھاسکیں۔یہ کتاب مختصر ہونے کے باوجود حقیقت سے پردہ اُٹھادیتی ہےاکثر حوالہ جات اہل سنت کی کتابوں سےنقل کئے گئے ہیں کہ اگر کوئی شخص بے جا تعصب سے ہٹ کر اِس کتاب کے مطالب پرغور وفکر کرے تو اُس پر حقیقت واضح اور روشن ہوسکتی ہے۔(انشاءاللہ)

غدیرایک انتہائی اہم اورحساس موضوع ہے کہ جس کا ہر دور میں آشکار ہونا نہایت ضروری ہے تاکہ حق کے متلاشی اِس طرح سے ہدایت حاصل کرسکیں ادارہ **المہدی ایجوکیشنل سوسائٹی** نے اپنی بے مثال معاونت اورمحنت کے ذریعے سے اِس کتاب کے کچھ حصہ سے کوئز کا انعقاد کیاہےاس مختصر مگر جامع تحریر کوآپ قارئین تک پہچانے میں **جامعہ المصطفیٰ العالمیہ** کے منتظمین نے انتہائی موثر کردارادا کیاہےہم خداوند عالم سےان کی توفیقات میں اضافہ کےخواہاں ہیں۔

قائم آلِ محمدؐ۔کی سرپرستی میں بہ لطف الٰہی اِس کتاب کی ترتیب وتزئین وآرائش برادر کاظم زیدی نے کئی دن کی انتھک محنت کے ذریعے سے مولانا ڈاکٹرعقیل موسیٰ کے زیرنگرانی رہتے ہوئے انجام دی کتاب کی رعنائی میں اضافے کی غرض سے ندیم نقوی اور سلمان اعظمی کوکلام لکھنے کی دعوت دی گئی خدااِن کےقلم کے ذریعے حق کوآشکار کرے اور وقت بے وقت ضرورت پڑنے پرخانم زہراجعفری اور فاطمہ جیوانی کےبھی مشکور ہیں جنھوں نے ہماری دعوت پر بارہالبیک کہا۔

اگرچہ شیعہ دشمن سازشوں کوناکام بنانے میں یہ ایک چھوٹا سا قدم ہےلیکن آپ تمام پڑھنے والے قارئین سے گذارش ہے کہ توحید ونبوت کو بچانے والے اِس عظیم واقعہ کو پھیلانے میں اپنا موثر عملی کردارادا کریں اور ہمیشہ جاری رہنے والے اِس صاف وشفاف پانی کوآئندہ نسلوں تک پہنچائیں۔

اس کتاب میں بھرپورکوشش کی گئی ہے کہ تمام مطالب علمی اور تحقیقی لحاظ سے متفق علیہ ہوں مصنف نے اپنی کتاب کی ابتداء میں پوری ایک فصل میں اسی مطلب کوثابت کیا ہے کہ واقعہ غدیر اور اسکی حدیث ایک ایسا نکتہ اشتراک بن سکتا ہےجس پرتمام امت مسلمہ متحد ہوجائے۔اختصار کی وجہ سے ہم نے اس فصل کوشامل نہیں کیاہے بلکہ اس حدیث کی سند، راوی، دلالت احتجاج وغیرہ کواس کتابچہ میں شامل کیا ہے۔خواہشمند افراد مفصل کتاب کا مطالعہ کریں۔

★★★★★

المہدی ایجوکیشنل سوسائٹی

مقدمہ

غدیر خم کس عظیم واقعے کی یادگار ہے؟

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک کے چند آخری مہینے ابر رحمت کی طرح لوگوں کے سروں سے آہستہ آہستہ سفر کررہے تھے۔اس روز پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خانہ خدا کی ضیافت کا شرف حاصل کرنے والے دیگر کئی ہزار لوگوں کے ہمراہ اپنے علاقے کی طرف لوٹ رہے تھے کہ اچانک سرزمین "جحفہ" کے قریب میقات کے آخری دہانے پر جبرئیل کے پروں کی مسحور کن آواز نے انہیں خداوند متعال کے تازہ نازل ہونے والے پیغام کی بشارت دی اور امانت میں مشہور اس عرشی پیغام نے نازل ہوکر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوتوحید کے بعد پہلی بار رسالت کا پیغام لوگوں تک پہنچانے سے متعلق خدا کے حکم سے آگاہ کیا۔رسالت کا وہ پیغام جس کی اہمیت تقریباً تئیس سال کی مسلسل جدو جہد کے برابر تھی۔حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغام رسالت کا ابلاغ کرکے (۱) وہاں موجود تمام لوگوں اور آئندہ آنے والی تمام نسلوں پر اپنی حجت تمام کرنے کوکہا۔اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوراً اس جمعہ مبارک کے دن "جحفہ" کے سرراہے (۲) پر حج بیت اللہ سے لوٹنے والے تمام حجاج کو جمع ہونے کا حکم صادر فرمایا۔حضرت بلال کی اذان نے صحرا کے کانوں میں رس گھولنا شروع کیا جس میں مسلمانوں کونماز کے لئے جمع ہونے کی گونج صاف طور پر سنائی دیتی تھی۔پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وحی کی صورت میں نازل ہونے والے خدا کے پیغام سے لوگوں کو آشنا کرنے کے لئے غنچہ لب وا کئے تو درج ذیل آیت خوشبو کی طرح مشام جاں کومہکانے لگی:

"یا ایہا الرسول بلغ ما انزل.........ان اللہ لا یہدی القوم الکافرین" (المائدہ:۶۷)

ترجمہ: اے پیغمبر! آپ اس حکم کو پہنچادیں جوآپ کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہےاور اگر آپ نے یہ نہ کیا تو گویا اس کے پیغام کونہیں پہنچایا اور خدا آپ کولوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا کہ اللہ کافروں کی ہدایت نہیں کرتا ہے۔

۱۔ و انذر عشیرتك الاقربین؛ یعنی: اپنے قریبی اقارب کوخبردار کرو. مسند احمد بن حنبل، ج ,1 ص /111

۲۔ جحفہ غدیرخم کے نزدیک تین میل یعنی 5670 میٹر کے فاصلے پر واقع ہے، وہاں ایک چشمہ بہتا تھا اور درختوں کی بہتات تھی۔پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع سے اپنی واپسی پر علی علیہ السلام کو اپنا وصی مقرر فرمایا اور انہیں اپنی جانشینی کے منصب پر فائز کیا۔

معجم معالم الحجاز، عاتق بن غیث البلادی، ج ,2 ص /124 جمہرۃ اللغۃ، زکی احمد صفوت، ج ,1 ص.108

★★★★★

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حضرت علیؑ کی بلافصل خلافت وامامت کی مہم ترین دلائل میں سے مشہور ومعروف حدیث ''حدیث غدیر خم'' ہے۔اس حدیث کے مطابق حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ کو خداوند عالم کی طرف سے اپنے بعد امامت کے لئے منصوب کیا۔

واقعہ غدیر کی تفصیلات اور اہمیت کیا ہے؟ اس حدیث کی سند کیسی ہے؟ یہ حدیث کس چیز پر دلالت کرتی ہے؟ اہل سنت اس سلسلہ میں کیا کہتے ہیں اور اس حدیث کو چھپانے والے اور اس سے اپنی رائے کا دفاع کرنے والے کون ہیں؟ ہم اس حصہ میں ان ہی تمام چیزوں کی بارے میں یہاں بحث کریں گے۔

واقعہ غدیر

ہجرت کے دسویں سال رسول اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ کی زیارت کا قصد فرمایا اور آنحضرت ﷺ کی طرف سے مسلمانوں کے جمع ہونے کا پیغام، اطراف کے مختلف قبیلوں کو دیا گیا، فریضہ حج کے انجام دینے اور آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کی پیروی کرتے ہوئے ایک بڑی تعداد مدینہ پہنچ گئی اور یہ پیغمبر اسلام ﷺ کا وہ واحد حج تھا جو آپ نے مدینہ ہجرت کرنے کے بعد انجام دیا تھا جس کو تاریخ نے مختلف ناموں سے یاد کیا ہے، جیسے حجۃ الوداع، حجۃ الاسلام، حجۃ البلاغ، حجۃ الکمال اور حجۃ الاتمام۔

رسول اکرم ﷺ نے غسل فرمایا اور احرام کے لئے دو سادے کپڑے لئے، ایک کو کمر سے باندھا اور دوسرے کو اپنے شانوں پر ڈال لیا، اور 24 یا ۲۵ ذیقعدہ بروز ہفتہ حج کے لئے مدینہ سے پا پیادہ روانہ ہوئے، آپ نے اپنے اہل خانہ اور تمام ازواج کو عماریوں میں بٹھایا اور اپنے تمام اہل بیت، مہاجرین وانصار نیز عرب کے دوسرے بڑے قبیلوں کے ساتھ روانہ ہوئے (۱)، بہت سے لوگ پیروں پر چھالے پڑنے کی بیماری کے ڈر سے اس سفر سے محروم رہ گئے، اس کے باوجود بھی بے شمار مجمع آپ کے ساتھ تھا، اس سفر میں شرکت کرنے والوں کی تعداد ۱۱۴۰۰۰، ۱۲۰۰۰۰، یا ۲۴۰۰۰۰ یا اس سے بھی زیادہ بتائی جاتی ہے، البتہ جو لوگ مکہ میں تھے اور یمن سے حضرت علیؑ اور ابو موسیٰ اشعری کے ساتھ آنے والوں کی تعداد کا حساب کیا جائے تو مذکورہ تعداد میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔

اعمال حج کو انجام دینے کے بعد پیغمبر اکرم ﷺ حاجیوں کے ساتھ مدینہ واپسی کے لئے روانہ ہوئے اور جب یہ قافلہ غدیر خم پہنچا تو جبرئیل امین خداوند عالم کی طرف سے یہ آیہ شریفہ لے کر نازل ہوئے:

یَا أَیُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغۡ مَا أُنزِلَ إِلَیۡكَ مِن رَّبِّكَ... سورہ مائدہ ۶۷

۱۔طبقات ابن سعد، ج ۳، ص ۲۲۵؛ مقریزی، الامتاع، ص ۵۱۱؛ ارشاد الساری، ج ۶، ص ۳۲۹

"اے پیغمبر! آپ اس حکم کو پہنچا دیں جو آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔۔۔۔"

"جحفه" وہ منزل ہے جہاں سے مختلف راستے نکلتے ہیں، پیغمبر اکرم ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ ۱۸ ذی الحجہ بروز جمعرات "مقام جحفه" پر پہنچے۔

امین وحی [جناب جبرئیل] نے خداوند عالم کی طرف سے پیغمبر اکرم کو حکم دیا کہ اصحاب کے سامنے حضرت علیؑ کا ولی اور امام کے عنوان سے تعارف کرائیں اور یہ حکم پہنچا دیں کہ ان کی اطاعت تمام مخلوق پر واجب ہے۔

وہ لوگ جو پیچھے رہ گئے تھے وہ بھی پہنچ گئے اور جو اس مقام سے آگے بڑھ چکے تھے ان کو واپس بلایا گیا، پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا: یہاں سے خار و خاشاک کو صاف کر دیا جائے، گرمی بہت زیادہ تھی، لوگوں نے اپنی عبا کا ایک حصہ اپنے سر پر اور ایک سرا پیروں کے نیچے ڈالا ہوا تھا، اور پیغمبر اکرم ﷺ کے آرام کی خاطر ایک خیمہ بنا دیا گیا تھا۔

ظہر کی اذان کہی گئی اور سب نے پیغمبر اکرم ﷺ کی اقتدا میں نماز ظہر ادا کی، نماز کے بعد پالان شتر کے ذریعہ ایک بلند جگہ بنائی گئی۔

پیغمبر اکرم ﷺ نے بلند آواز سے سب کو متوجہ کیا اور اس طرح خطبہ کا آغاز کیا:

تمام تعریفیں خداوند عالم سے مخصوص ہیں، میں اسی سے مدد طلب کرتا ہوں اور اسی پر ایمان رکھتا ہوں، نیز اسی پر بھروسہ کرتا ہوں، برے کاموں اور برائیوں سے اس کی پناہ مانگتا ہوں، گمراہوں کے لئے صرف اسی کی پناہ ہے جس کی وہ رہنمائی کر دے وہ گمراہ کرنے والا نہیں ہو سکتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اس کے بندہ اور رسول ہیں۔

خداوند عالم کی حمد وثنا اور اس کی وحدانیت کی گواہی کے بعد فرمایا:

''اے لوگو! خداوند مہربان اور علیم نے مجھے خبر دی ہے کہ میری عمر ختم ہونے والی ہے اور عنقریب میں اس کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے آخرت کی طرف روانہ ہونے والا ہوں، میں اور تم اپنی اپنی ذمہ داریوں کے ذمہ دار ہیں، اب تمہارا نظریہ کیا ہے اور تم لوگ کیا کہتے ہو؟

لوگوں نے کہا:

ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے پیغام الٰہی کو پہنچا دیا ہے اور ہم کو نصیحت کرنے اور اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، خداوند عالم آپ کو جزائے خیر عنایت فرمائے:

پھر فرمایا: کیا تم لوگ خداوند عالم کی وحدانیت اور میری رسالت کی گواہی دیتے ہو؟ اور کیا یہ گواہی دیتے ہو کہ جنت و دوزخ اور قیامت کے دن میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے؟ اور یہ کہ خداوند عالم مردوں کو دوبارہ زندہ کرے گا؟ کیا تم ان تمام چیزوں پر عقیدہ رکھتے ہو؟

سب نے کہا: ہاں (یارسول اللہ) ان تمام حقائق کی گواہی دیتے ہیں۔

اس وقت پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا: خداوند! تو گواہ رہنا۔ پھر بہت تاکید کے ساتھ فرمایا: بے شک میں آخرت میں جانے اور حوض (کوثر) پر پہنچنے میں تم سے پہل کرنے والا ہوں اور تم لوگ حوض (کوثر) پر مجھ سے آکر ملوگے، میری حوض (کوثر) کی وسعت ''صنعا'' اور ''بصریٰ'' کے درمیان فاصلہ کی طرح ہے، وہاں پرستاروں کے برابر ساغر اور چاندی کے جام ہیں، غور وفکر کرو اور ہوشیار رہو کہ میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، دیکھو تم لوگ ان کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہو؟

اس موقع پر لوگوں نے آواز بلند کی: یارسول اللہ! وہ گرانقدر چیزیں کونسی ہیں؟

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

ان میں ثقل اکبر، اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے، جس کا ایک سرا خداوند عالم کے ہاتھ میں اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے، لہذا اس کو مضبوطی سے پکڑے رہنا تاکہ گمراہ نہ ہو، اور ثقل اصغر میری عترت ہے، بے شک خداوند علیم ومہربان نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونوں ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے، یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہوں؛ میں نے خداوند عالم سے اس بارے میں دعا کی ہے، لہذا ان دونوں سے آگے نہ بڑھنا اور ان کی پیروی سے انکار نہ کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

اس موقع پر حضرت علیؑ کے ہاتھ کو پکڑ کر بلند کیا یہاں تک آپ کے بغل کی سفیدی نمودار ہوگئی، تمام لوگ آپ کو دیکھ رہے تھے اور پہچان رہے تھے، پھر رسول اکرم ﷺ نے اس طرح فرمایا: اے لوگو مومنین پر خود ان کے نفسوں سے زیادہ کون اولیٰ ہے؟

سب لوگوں نے کہا: خدا اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بے شک خداوند عالم میرا مولا ہے اور میں مومنین کا مولا ہوں اور ان پر خود ان کے نفسوں سے زیادہ اولیٰ ہوں اور جس کا میں مولا ہوں اس کے یہ علی بھی مولا ہیں۔

اور احمد بن حنبل (حنبلیوں کے امام) کے بقول: پیغمبر اکرم ﷺ نے اس جملہ کو چار مرتبہ دہرایا۔

اور پھر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: پالنے والے! تو اُس کو دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے اور اُس کو دشمن رکھ جو علی سے دشمنی رکھے، اس کے ناصروں کی مدد فرما اور ان کو ذلیل کرنے والوں کو ذلیل وخوار فرما اور ان کو حق وصداقت کا معیار اور مرکز قرار دے۔

اور پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: حاضرین مجلس اس واقعہ کی خبر غائب لوگوں تک پہنچائیں، مجمع کے جدا ہونے سے پہلے جبرئیل امین پیغمبر اسلام ﷺ پر یہ آیہ شریفہ لے کر نازل ہوئے:

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا (سورہ مائدہ ۳)

"آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے اس دین اسلام کو پسند کیا"

اس موقع پر پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر، دین کے کامل ہونے، نعمت کے مکمل ہونے، اور میری رسالت اور میرے بعد علیؑ کی ولایت پر خدا کے راضی وخوشنود ہونے پر۔

حاضرین مجلس منجملہ شیخین (ابوبکر اور عمر) نے امیر المومنین حضرت علیؑ کی خدمت میں پہنچ کر اس طرح مبارکباد پیش کی: مبارک ہو! یا علی بن ابی طالب کہ آج سے آپ میرے اور ہر مومن ومومنہ کے مولا وآقا بن گئے۔

"ابن عباس کہتے ہیں: خدا کی قسم حضرت علیؑ کی ولایت سب پر واجب ہوگئی۔"

حسان بن ثابت نے کہا: یارسول اللہ! کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ حضرت علیؑ کی شان میں قصیدہ پڑھوں؟

پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا: خدا کی میمنت اور اس کی برکت سے پڑھو۔ اس موقع پر حسان کھڑے ہوئے اور اس طرح عرض کیا: اے قریش کے بزرگو! پیغمبر اکرم ﷺ کے حضور میں ولایت (جو مسلم طور پر ثابت ہو چکی ہے) کے بارے میں اشعار پیش کرتا ہوں اور اس طرح اشعار پڑھے:

ینادیھم یوم الغدیر نبیھم   بخم فاسمع بالرسول منادیاً

غدیر کے دن نبی لوگوں کو ندا کر رہے تھے اور نبی کی یہ ندا میں بھی سن رہا تھا۔

اور اس طرح پورا قصیدہ سب کے سامنے پیش کیا۔

ہم نے واقعہ غدیر کو مختصر طور پر بیان کیا ہے کہ جس پر تمام امت اسلامیہ اتفاق رکھتی ہے، قابل ذکر ہے کہ دنیا کا کوئی بھی واقعہ یا داستان اس شان وشوکت اور خصوصیات کے ساتھ ذکر نہیں ہوا ہے(۱)

واقعہ غدیر کی اہمیت:

غدیر خم میں حضرت علیؑ کو مقام ولایت کے لئے منصوب کرنا، تاریخ اسلام کے اہم واقعات میں سے ہے؛ شاید اس واقعہ سے زیادہ اہم کوئی واقعہ ہمیں نہ مل سکے، یہ واقعہ حضرت علیؑ کی شکل میں پیغمبر اسلام ﷺ کی رسالت اور الٰہی سلسلہ کے باقی رہنے کو بیان کرتا ہے۔

غدیر، اتحاد کی نشانی اور رسالت وامامت کے اتصال کا نام ہے؛ ان دونوں کی اصل ایک ہی ہے، مخفی حقائق کے ظاہر

۱۔ الغدیر، ج۱، ص۳۱ تا ۳۶؛ طبقات ابن سعد، ج۲، ص۱۷۳؛ الامتاع، مقریزی، ص۵۱۰؛ ارشاد الساری، ج۹، ص۴۲۶؛ سیرہ حلبی، ج۳، ص۲۵۷؛ سیرہ زینی دحلان، ج۲، ص۱۴۳؛ تذکرۃ الخواص، ص۳۰؛ خصائص نسائی، ص۹۶

ہونے، پوشیدہ اسرار کے ظاہر ہونے اور لوگوں کی ہدایت اسی غدیر کی راہ میں ممکن ہے۔

غدیر، حق سے بیعت کرنے اور سر تسلیم خم کرنے کا دن ہے، غدیر، لشکر رحمن سے لشکر شیطان کی شکست کا دن ہے۔

غدیر، خورشید عالم تاب کے، تاریک بادلوں کے بعد چمکنے کا دن ہے۔

غدیر خم کی جغرافیائی حیثیت:

''غدیر'' کے لغوی معنی ایسے گڑھے کے ہیں جس میں بارش یا سیلاب کا پانی جمع ہو کر ایک مدت تک باقی رہتا ہے۔

لفظ ''خم'' کے بارے میں یاقوت حموی، زمخشری سے نقل کرتے ہیں کہ ''خم'' ایک رنگریز کا نام تھا، اور مکہ و مدینہ کے درمیان ''جحفہ'' میں جو غدیر ہے اسی شخص کے نام سے منسوب ہے۔(۱)

''غدیر خم'' جیسا کہ اشارہ ہوا مکہ و مدینہ کے درمیان ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ کی نسبت مکہ سے زیادہ نزدیک ہے اور جحفہ سے دو میل کے فاصلہ پر ہے۔(۲)

"**جحفه**" مکہ و مدینہ کے درمیان، مکہ کے شمال مغرب میں ایک بڑی بستی تھی جس کو قدیم زمانہ میں مھیعہ کہتے تھے، لیکن بعد میں اس کا نام بدل کر جحفہ کر دیا گیا، کیونکہ جحفہ کے معنی کوچ کرنے کے ہیں، اس زمانے میں تباہی برپا کرنے والے سیلاب آنے کی وجہ سے اس علاقہ کے لوگوں کو کوچ کرنا پڑتا تھا، لیکن یہ علاقہ اب ویران ہے۔(۳)

حدیث غدیر کا تواتر

ہر وہ تاریخی اہم واقعہ جس میں امت کے رہبر کی بات ہو، اور بہت کثیر مجمع میں وہ واقعہ پیش آیا ہو، اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ وہ متواتر ہو، مخصوصاً اگر اس واقعہ کا عظیم الشان رہبر الٰہی نے اہتمام کیا ہو اور ہر ملک اور ہر شہر کے لوگ اس واقعہ کے شاہد و ناظر ہوں، نیز اس رہبر کی طرف سے اس واقعہ کو نشر کرنے کی مزید تاکید بھی ہو، تو ایسے حالات کے پیش نظر کیا یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ ایسے واقعہ کو ایک گروہ یا چند لوگ بیان کریں گے؟ یا یقینی طور پر اس واقعہ کی نقل متواتر ہوگی؟ حدیث غدیر اسی قسم کا واقعہ ہے، کیونکہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث کو مختلف اسلامی ممالک اور مختلف اسلامی شہروں کے دسیوں ہزار لوگوں کے مجمع میں بیان کیا اور تاکید فرمائی کہ اس واقعہ کو مسلمانوں کے درمیان بیان کیا جائے۔

۱۔ معجم البلدان، ج۲، ص۳۸۹

۲۔ مراصد الاطلاع، ج۱، ص۳۱۵۔۴۸۲

۳۔ معجم البلدان، ج۱، ص۱۱۱

حدیث غدیر کے تواتر کا اقرار کرنے والے علماء:

اہل سنت کے اکثر علماء نے حدیث غدیر کے متواتر ہونے کو بیان کیا ہے، جیسے:

۱۔ جلال الدین سیوطی (۱)

۲۔ علامہ مناوی (۲)

۳۔ علامہ عزیزی (۳)

۴۔ ملا علی قاری حنفی (۴)

۵۔ میرزا مخدوم بن میر عبد الباقی (۵)

۶۔ محمد بن اسماعیل یمانی (۶)

۷۔ محمد صدر عالم (۷)

۸۔ شیخ عبد اللہ شافعی (۸)

۹۔ شیخ ضیاء الدین مقبلی (۹)

۱۰۔ ابن کثیر دمشقی (۱۰)

۱۱۔ ابو عبد اللہ حافظ ذہبی (۱۱)

۱۲۔ ابن جزری (۱۲)

۱۳۔ شیخ حسام الدین متقی

۱۴۔ جمال الدین حسینی شیرازی (۱۳)

۱۵۔ حافظ شہاب الدین ابو الفیض احمد بن محمد بن صدیق غماری مغربی

موصوف کہتے ہیں: حدیث "من کنت مولاہ فعلی مولاہ" پیغمبر اسلام سے متواتر ۶۰ طریقوں سے بیان ہوئی ہے اور اگر سب کی سند بیان کریں تو بہت طویل فہرست ہو جائے گی، لیکن بحث کامل ہونے کی وجہ سے صرف نقل کرنے والوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور جو شخص ان سب کی سندوں کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنا چاہے وہ ہماری کتاب ''المتواتر'' کا مطالعہ کرے۔(۱۴)

۱۔ الفوائد المتکاثرۃ فی الاخبار المتواترۃ ۲۔ التیسیر فی شرح الجامع الصغیر ۳۔ شرح الجامع الصغیر

۴۔ المرقاۃ فی شرح المشکاۃ ۵۔۶۔۷۔ نفحات الزہار ۸۔ الاربعین

۹۔ نفحات الزہار ۱۰۔ البلدیۃ والنہلیۃ ۱۱۔ طریق حدیث من کنت مولاہ.

۱۲۔ اسنی المطالب ۱۳۔ الاربعین ۱۴۔ تشنیف الأذان، ص۷۷

حدیث غدیر کی صحت کا اقرار کرنے والے علماء:

بہت سے علماء اہل سنت نے حدیث غدیر کے صحیح ہونے کا اقرار کیا ہے، جیسے:

ا۔ابن حجر ہیتمی

موصوف کہتے ہیں: حدیث غدیر صحیح ہے اور اس میں کسی طرح کا کوئی شک وشبہ نہیں ہے، ایک جماعت جیسے ترمذی، نسائی اور احمد نے اس کو نقل کیا ہے اور واقعاً اس کے طریقے کے افراد زیادہ ہیں۔

نیز وہ کہتے ہیں: اس حدیث کی بہت سی سند صحیح اور حسن ہیں اور جو شخص اس حدیث کو ضعیف قرار دینا چاہے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جائے گی، نیز اگر کوئی شخص یہ کہے کہ علیؑ اس وقت یمن میں تھے، تو اس پر بھی توجہ نہیں کی جائے گی، کیونکہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ وہ یمن سے واپس آگئے تھے اور حجۃ الوداع میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے اور بعض لوگوں کا یہ کہنا: اللھم وال من والاہ.. جعلی ہے، تو اس کا قول بھی باطل ہے؛ کیونکہ یہ جملہ ایسے طریقوں سے وارد ہوا ہے کہ ذہبی نے اس کے بہت سے طریقوں کو صحیح مانا ہے۔(۱)

۲۔حاکم نیشاپوری

موصوف نے زید بن ارقم سے حدیث کو نقل کرنے کے بعد اس کو صحیح مانا ہے اور وہ اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ اس حدیث میں شیخین کے نزدیک صحت کے سارے شرائط پائے جاتے ہیں۔(۲)

۳۔حلبی

موصوف نے حدیث غدیر کو نقل کرنے کے بعد کہا:

یہ ایک ایسی حدیث ہے جو صحیح ہے اور صحیح وحسن سندوں کے ساتھ نقل ہوئی ہے اور جو شخص اس حدیث کو شک وشبہ کی نظر سے دیکھے تو اس کی طرف توجہ نہیں کی جائے گی۔(۳)

۴۔ابن کثیر دمشقی

وہ اپنے استاد ذہبی سے حدیث نقل کرنے کے بعد اس کی صحت کے قائل ہوئے ہیں۔(۴)

۵۔ترمذی

وہ حضرت علیؑ کے مناقب میں اس حدیث غدیر کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں: یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔(۵)

ا۔الصواعق محرقہ، ص ۴۲ و ۴۳ ۲۔مستدرک الحاکم، ج ۳، ص ۱۰۹

۳۔السیرۃ الحلبیۃ، ج ۳، ص ۲۷۴ ۴۔البدایۃ والنہایۃ، ج ۵، ص ۲۸۸ ۵۔صحیح ترمذی، ج ۲، ص ۲۹۸

۶۔ابو جعفر طحاوی

موصوف بھی حدیث غدیر کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں: یہ حدیث سند کے لحاظ سے صحیح ہے اور کسی نے بھی اس حدیث کے راویوں پر اعتراض نہیں کیا ہے۔(۱)

۷۔ابن عبد البر قرطبی

موصوف عقد اخوت، اعطائے علم اور غدیر کی حدیث کے بارے میں کہتے ہیں: یہ تمام روایات ثابت شدہ احادیث میں سے ہیں۔(۲)

۸۔سبط بن جوزی

موصوف تحریر کرتے ہیں: اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ یہ روایت کہ عمر نے حضرت علیؑ سے کہا: اصبحت مولای و مولی کل مومن ومومنۃ ضعیف ہے، تو ہم اس کے جواب میں کہیں گے: یہ روایت صحیح ہے(۳)

۹۔عاصمی

وہ اپنی کتاب زین الفتیٰ فی تفسیر سورہ ھل اتی میں اس حدیث کے سلسلہ میں کہتے ہیں: یہ ایسی حدیث ہے جس کو امت نے قبول کیا ہے اور اصول کے بھی موافق ہے۔(۴)

۱۰۔آلوسی

آلوسی اپنی تفسیر میں اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں: ہمارے نزدیک یہ ثابت ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ کے حق میں روز غدیر فرمایا: من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔(۵)

۱۱۔ابن حجر عسقلانی

موصوف کہتے ہیں: لیکن حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ (۶) کو ترمذی اور نسائی نے نقل کیا ہے، اس کے بہت سے طریقے ہیں اور "ابن عقدہ" نے تمام طریقوں کو ایک مستقل کتاب میں بیان کیا ہے اور اس کی بہت سی سند صحیح اور حسن ہے۔

۱۲۔ابن مغازلی شافعی

انہوں نے ابو القاسم فضل بن محمد سے حدیث غدیر کے بارے میں نقل کیا ہے، وہ کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے جس کو تقریباً ۱۰۰ اصحاب منجملہ عشرہ مبشرہ نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے اور یہ حدیث اتنی مسلم ہے کہ جس میں کسی طرح

ا۔مشکل الآثار، ج ۲، ص ۳۰۸ ۲۔الاستیعاب، ج ۲، ص ۳۷۳ ۳۔تذکرۃ الخواص، ص ۱۸

۴۔زین الفتی ۵۔روح المعانی، ج ۶، ص ۶۱ ۶۔فتح الباری، ج ۷، ص ۶۱

کا کوئی عیب نہیں دکھائی دیتا، صرف حضرت علیؑ کی یہ فضیلت ہے، ایک ایسی فضیلت جس میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہے۔ (مناقب علی بن ابی طالبؑ)

۱۳۔ فقیہ ابوعبداللہ بغدادی (م ۳۳۰)

انہوں نے بھی اپنی کتاب ''الامالی'' میں حدیث غدیر کو صحیح مانا ہے۔

۱۴۔ ابوحامد غزالی

موصوف کہتے ہیں: اس حدیث کی حجت اور دلیل واضح ہے اور سبھی مسلمانوں نے اس حدیث کی تحریر پر اجماع کیا ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے روز غدیر تمام حاجیوں کے درمیان فرمایا: من کنت مولاہ فعلی مولاہ اس موقع پر عمر نے کہا: مبارک ہو مبارک۔۔۔(۱)

۱۵۔ حافظ ابن ابی الحدید معتزلی

موصوف نے اپنی کتاب شرح نہج البلاغہ میں حدیث غدیر کو حضرت علیؑ کے فضائل میں مشہور و معروف حدیث شمار کیا ہے۔(۲)

۱۶۔ حافظ ابوعبداللہ گنجی شافعی

وہ کہتے ہیں: یہ حدیث مشہور اور حسن ہے، اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اور بعض سند کو دوسری سند کے ساتھ ضمیمہ کرنے سے اس حدیث کی صحت پر دلیل بن جاتی ہے۔(۳)

حدیث غدیر کی دلالت

حدیث غدیر میں لفظ "مولا" سرپرست، امام اور اولیٰ بالتصرف کے معنی میں ہے، اس مطلب کو مختلف طریقوں سے ثابت کیا جاسکتا ہے:

۱۔ خود لفظ سے اسی معنی کا تبادر (ظاہر) ہونا

لفظ ولی اور مولیٰ لغت عرب میں اگرچہ مختلف معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے، لیکن جب بغیر کسی قرینہ کے استعمال ہو تو عرب اس کے سرپرست اور اولیٰ بالتصرف کے معنی مراد لیتے ہیں (اور یہی معنی امامت کے ہیں) اسی کو تبادر کہتے ہیں اور تبادر، حقیقت کی نشانی ہوتی ہے۔

۲۔ کسی انسان کی طرف اضافہ کی صورت میں تبادر

۱۔ سرّ العالمین، ص ۲۱ ۲۔ شرح ابن ابی الحدید، ج ۹، ص ۱۶۶، خطبہ ۱۵۴ ۳۔ کفایۃ الطالب، ص ۶۱

اگر فرض کریں کہ خود لفظ سے اس معنی کا تبادر نہ ہوتا ہو، تو بھی یہ دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ جب اس لفظ کو کسی انسان کی طرف اضافہ کیا جائے جیسے عرب کہتے ہیں: ولی زوجہ؛ تو اس کے معنی یعنی زوجہ کا سرپرست ہوتے ہیں، یا کہا جاتا ہے: ولی و مولای طفل؛ تو اس سے بچہ کا سرپرست مراد ہوتا ہے۔

۳۔ قرآنی استعمال

قرآن کریم کی آیات کے مطالعہ کے بعد یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ لفظ مولا اولویت کے معنی میں استعمال ہوا ہے، جیسا کہ خداوند عالم کا ارشاد ہے:

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ مَأْوَاكُمُ النَّارُ ۖ هِيَ مَوْلَاكُمْ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۔ سورہ الحدید ۱۵

"تو آج تم سے نہ کوئی فدیہ لیا جائے گا اور نہ کفار سے، تم سب کا ٹھکانہ جہنم ہے، وہی تم سب کا صاحب اختیار (اور مولیٰ) ہے اور تمہارا بدترین انجام ہے۔"

اس آیت میں لفظ مولا اولویت کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

۴۔ فہم صحابہ

تاریخ کے مطالعہ سے یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ غدیر خم میں موجود صحابہ نے جب پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام سنا تو سب نے اس حدیث سے سرپرستی، اولیٰ بالتصرف اور امامت کے معنی سمجھے اور جو لوگ آنحضرتؐ کے زمانہ میں زندگی بسر کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقصود اور منظور کو خوب سمجھتے تھے، ان کا یہ معنی سمجھنا ہمارے لئے حجت و دلیل بن سکتا ہے، صحابہ کرام کی اس سمجھ پر کسی نے مخالفت نہیں کی بلکہ بعد والی نسلوں نے بھی یہی معنی مراد لئے ہیں اور اپنے اشعار و نظم میں اسی معنی کو استعمال کیا ہے۔

بہت سی عظیم شخصیتوں نے اس حدیث سے سرپرستی کے معنی سمجھے ہیں اور اسی معنی کو اپنے اشعار میں بیان کیا ہے، جیسے معاویہ کے جواب میں حضرت علیؑ نے جو خط لکھا اور حسان بن ثابت، قیس بن سعد بن عبادہ انصاری، محمد بن عبداللہ حمیری، عبدکوفی، ابی تمام، دعبل خزاعی، حمانی کوفی، امیر ابی فراس، علم الہدیٰ وغیرہ۔

کیا ایسا نہیں ہے کہ عمر و ابوبکر نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطبہ غدیر اور حدیث غدیر سننے کے بعد حضرت علیؑ کی خدمت میں تہنیت اور مبارک باد دی؟ کیا انہوں نے امامت و خلافت کے معنی نہیں سمجھے تھے؟!

کیوں حارث بن نعمان فہری نے حضرت علیؑ کی ولایت کو برداشت نہ کیا اور خداوند عالم سے عذاب کی درخواست کر ڈالی؟ کیا وہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت علیؑ کی ولایت و خلافت کو نہیں سمجھ رہا تھا؟

کوفہ میں کچھ لوگ حضرت امیر المومنین ؑ کی خدمت میں پہنچ کر عرض کرتے ہیں:

السلام علیك یا مولانا

امام ؑ نے ان سے فرمایا: میں کس طرح تم لوگوں کا مولا ہوں جبکہ تم عرب کے ایک خاص قبیلہ سے تعلق رکھتے ہو؟

انہوں نے جواب میں کہا: کیونکہ ہم نے رسول اکرم ﷺ سے روز غدیر سنا ہے کہ آپ نے فرمایا:

من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ (۱)

۵۔ اشتراک معنوی

ابن بطریق کہتے ہیں: جو شخص لغت کی کتابوں کو دیکھے تو وہ اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ لفظ مولا کے مختلف معنی ہیں، نمونہ کے طور پر فیروز آبادی کہتے ہیں: مولا کے معنی مالک، عبد، آزاد کرنے والا، آزاد شدہ، قریبی ساتھی جیسے چچازاد بھائی وغیرہ، پڑوسی، قسم میں شریک، فرزند، چچا، نازل ہونے والا، شریک، بھانجا، سرپرست، تربیت کرنے والا، یاور، نعمت عطا کرنے والا، جس کو نعمت دی گئی ہو، دوست، پیرو اور داماد کے ہیں۔ (۲)

اس کے بعد ابن بطریق کہتے ہیں:

حق یہ ہے کہ لفظ مولیٰ کے ایک سے زیادہ معنی نہیں ہیں اور وہ معنی کسی چیز پر اولیٰ اور زیادہ حقدار کے ہیں، لیکن یہ اولویت استعمال کے لحاظ سے ہر جگہ بدل جاتی ہے، پس نتیجہ یہ ہوا کہ لفظ مولیٰ ان مختلف معنی میں مشترک معنوی ہے اور مشترک معنوی، مشترک لفظی سے زیادہ مناسب ہوتا ہے۔ (۳)

قارئین کرام! ہم ابن بطریق کے کلام کی وضاحت کے لئے عرض کرتے ہیں:

ہم تھوڑی غور وفکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ کسی چیز میں اولویت کے معنی، ایک لحاظ سے لفظ مولیٰ کے ہر معنی میں پائے جاتے ہیں اور ان تمام معنی میں اس لفظ کا اطلاق اولویت کے معنی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

۱۔ مولا کے ایک معنی مالک کے تھے لیکن مالک کو مولا اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے مال میں تصرف کرنے میں اولیٰ (یعنی زیادہ حقدار اور سزاوار) ہوتا ہے۔

۲۔ یک معنی عبد کے تھے، عبد بھی اپنے مولا کی اطاعت کرنے میں دوسرے کی نسبت اولیٰ ہوتا ہے۔

۳۔ آزاد کرنے والا اپنے غلام پر فضل وکرم کرنے میں دوسرے کی نسبت اولیٰ ہوتا ہے۔

۴۔ آزاد ہونے والا، دوسروں کی نسبت اپنے مولا کے شکریہ کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔

۵۔ ساتھی، اپنے ساتھی کے حقوق کی معرفت کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔

۱۔ ارشاد الساری، ج ۷، ص ۲۸۰ ۲۔ قاموس المحیط، ج ۴، ص ۴۱۰ ۳۔ ابن بطریق، العمدة، ص ۱۱۴ تا ۱۱۵

۶۔ نزدیک، اپنی قوم کے دفاع کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔

۷۔ پڑوسی، اپنے پڑوسیوں کے حقوق کی رعایت کرنے کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔

۸۔ قسم میں شریک، اپنے ہم قسم کے دفاع اور اس کی حمایت کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔

۹۔ اولاد اپنے باپ کی اطاعت کرنے کی زیادہ حقدار ہوتی ہے۔

۱۰۔ چچا، اپنے بھتیجے کی دیکھ بھال کا زیادہ حقدار ہوتا ہے، وغیرہ۔

نتیجہ یہ ہوا کہ لفظ مولیٰ لغت عرب میں زیادہ حقدار کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، حدیث غدیر میں لفظ مولیٰ ہ کی طرف اضافہ ہونے (یعنی مولاہ) کی وجہ سے چونکہ لوگوں کی طرف اضافہ ہوا ہے لہذا اس کے معنی وہی سرپرست کے ہیں جو امامت کی ہی ردیف میں ہے۔

۶۔ صدر حدیث میں موجود قرینہ

پیغمبر اکرم ﷺ نے حدیث من کنت مولاہ .... سے پہلے فرمایا: الست اولی بکم من انفسکم (۱) [کیا میں تم لوگوں پر خود تم سے زیادہ حقدار نہیں ہوں؟] تو سب لوگوں نے ایک جواب ہو کر کہا: جی ہاں، اس وقت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "فمن کنت مولاہ فعلی مولاہ" اور "فمن" میں "فاء" تفریعی ہے یعنی یہ جملہ پہلے والے جملہ کی ایک فرع ہے، درحقیقت پہلے والا جملہ حدیث غدیر کی تفسیر کرنے والا ہے، اس معنی میں کہ (رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ) خداوند عالم نے جو مقام میرے لئے قرار دیا ہے اور مجھے تم لوگوں کا سرپرست قرار دیا ہے، وہی مقام اور عہدہ میرے بعد حضرت علی ؑ کے لئے بھی ہے اور یہی معنی قرآن کریم سے بھی حاصل ہوتے ہیں، جیسا کہ خداوند عالم نے فرمایا:

النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ سورہ احزاب ۶

"بے شک نبی تمام مومنین سے ان کے نفس کی نسبت زیادہ اولیٰ ہیں۔"

قسطلانی مذکورہ آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں:

پیغمبر اکرم ﷺ مسلمانوں کے تمام امور میں حکم کے نافذ کرنے اور اطاعت کے لحاظ سے زیادہ حقدار ہیں۔

ابن عباس اور عطا کہتے ہیں:

جب پیغمبر اسلام ﷺ لوگوں کو کسی کام کا حکم دیں، جبکہ ان کا نفس ان کو کسی دوسرے کام کا حکم دیتا ہو تو وہ پیغمبر اکرم ﷺ کی اطاعت کے زیادہ حقدار ہیں؛ کیونکہ پیغمبر اکرم ﷺ ان کو صرف انہیں چیزوں کا حکم دیتے ہیں اور اسی کام

۱۔ یہ جملہ حدیث غدیر کی بہت سی احادیث میں بیان ہوا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دعا کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔

۸۔مسلمانوں کو گواہ بنانا

حذیفہ بن اسید صحیح سند کے ساتھ نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے روز غدیر خم میں فرمایا: کیا تم لوگ خداوند عالم کی وحدانیت (لا الہ الا اللہ) اور میری نبوت (محمد عبدہ و رسولہ) کی گواہی دیتے ہو؟ تو سب لوگوں نے ایک زبان ہوکر کہا: جی ہاں یا رسول اللہ! ہم ان چیزوں کی گواہی دیتے ہیں، اس وقت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اے لوگو! خداوند عالم میرا سرپرست ہے اور میں مومنین کا سرپرست اور تم پر تمہارے نفسوں سے زیادہ اولیٰ ہوں، لہذا جس کا میں مولا ہوں اس کے یہ علیؑ بھی مولا ہیں۔" (۱)

قارئین کرام! آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ کی ولایت کو توحید و رسالت کی گواہی کی ردیف میں قرار دیا یہ خود اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت علیؑ کی ولایت اسی امامت اور امت کی سرپرستی کے معنی میں ہے۔

۹۔امام علیؑ کی ولایت پر دین کا مکمل ہونا

سورہ مائدہ آیت نمبر ۶ "آیہ اکمال" کے ذیل میں صحیح السند روایتوں کے مطابق خداوند عالم نے واقعہ غدیر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطبہ کے بعد یہ آیہ شریفہ نازل فرمائی:

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا (سورہ مائدہ ۳)

"آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے اس دین اسلام کو پسند کیا۔"

اس آیت سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ خداوند عالم اس اسلام سے راضی ہے جس میں حضرت علیؑ کی ولایت پائی جاتی ہو، کیونکہ دین آپ کی ولایت سے کامل ہوا ہے اور نعمتیں بھی آپ کی ولایت کی وجہ سے تمام ہوئی ہیں اور یہ حضرت علیؑ کی امامت اور سرپرستی سے ہم آہنگ ہے، لہذا بعض روایت کے مطابق آیہ اکمال کے نازل ہونے کے بعد اور غدیر خم سے لوگوں کے الگ الگ ہونے سے پہلے رسول اکرمؐ نے فرمایا:

اللہ اکبر علی اکمال الدین و اتمام النعمۃ و رضی الرب برسالتی و الولایہ لعلی من بعدی (۲)

"اللہ اکبر، دین کے کامل کرنے، نعمتیں تمام کرنے ، میری رسالت اور میرے بعد علی کی ولایت پر راضی ہونے پر۔"

۱۔اسد الغابۃ، ج۶، ص۱۳۶، رقم ۵۹۴۰؛ تاریخ دمشق، ج۱۲، ص۲۲۶؛ سیرہ حلبی، ج۳، ص۳۷۴

۲۔البدایۃ والنہایۃ، ج۵، ص۲۱۴؛ شواہد التنزیل، ج۱، ص۱۵۷

سے راضی ہوتے ہیں جس میں ان کی خیر و بھلائی ہو، برخلاف ان کے نفسوں کے۔۔۔(۱)

بیضاوی کہتے ہیں:

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام امور میں مومنین کی نسبت خود ان سے زیادہ حقدار ہیں، کیونکہ آنحضرتؐ دوسروں کے برخلاف اس کام کا حکم نہیں کریں گے جس میں لوگوں کی مصلحت نہ ہو، اور نہ اس کام پر راضی ہوں گے۔(۲)

زمخشری کہتے ہیں:

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنین کی نسبت دین و دنیا کی ہر چیز میں خود ان سے اولیٰ ہیں، اسی وجہ سے آیہ شریفہ میں مطلق طور پر حکم ہوا ہے اور کسی چیز کی قید نہیں لگائی گئی ہے، لہذا مومنین پر واجب ہے کہ ان کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت سب سے زیادہ محبوب قرار پائے اور ان کا حکم اپنے حکم سے بھی زیادہ نافذ مانیں، نیز آنحضرتؐ کا حق خود ان کے حق پر بھی مقدم ہو۔۔۔۔(۳)

یہی تفسیر نسفی" اور "سیوطی" نے بھی کی ہے(۴)

قابل ذکر ہے کہ الست اولی بکم من انفسکم کا فقرہ بہت سے علماء اہل سنت نے نقل کیا ہے، جیسے: احمد بن حنبل، ابن ماجہ، نسائی، شیبانی، ذہبی، حاکم، ثعلبی، ابونعیم، بیہقی، خطیب بغدادی، ابن مغازلی، خوارزمی، بیضاوی، ابن عساکر، ابن اثیر، گنجی شافعی، تفتازانی، قاضی ایجی، محب الدین طبری، ابن کثیر، حموئی، زرندی، قسطانی، جزری، مقریزی، ابن صباغ، ہیثمی، ابن حجر، سمہودی، سیوطی، حلبی، ابن حجر مکی، بدخشی وغیرہ۔

۷۔ذیل حدیث

حدیث غدیر کے ذیل میں متعدد جگہ یہ جملہ بیان ہوا ہے:

اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ (۵)

خداوند جو (علیؑ) کی ولایت کو قبول کرے اس کو دوست رکھ، اور جو ان کی ولایت کو قبول نہ کرے اور ان سے دشمنی کرے ان کو تو بھی دشمن رکھ۔

یہ جملہ جس کو چند علمائے اہل سنت جیسے ابن کثیر اور البانی نے صحیح مانا ہے، صرف سرپرستی اور امامت سے ہم آہنگ ہے محبت اور دوستی کے معنی سے نہیں، جیسا کہ بعض اہل سنت نے کہا ہے؛ کیونکہ حضرت علیؑ کو دوست رکھنے والوں کے لئے

۱۔ارشاد الساری، ج۷، ص۲۸۰ ۲۔انوار التنزیل، بیضاوی، سورہ احزاب آیت ۶ کے ذیل میں

۳۔الکاشف، ج۳، ص۵۲۳ ۴۔مدارک التنزیل؛ نفسی، ج۳، ص۲۹۴؛ تفسیر جلالین، مذکورہ آیت کے ذیل میں

۵۔مسند احمد، ج۱، ص۱۱۸؛ مستدرک حاکم، ج۳، ص۱۰۹ و۔۔۔

۱۰۔پیغمبر اکرم ﷺ کی وفات کی خبر

پیغمبر اکرم ؐ نے خطبہ غدیر کے پہلے حصہ میں لوگوں کے سامنے یہ اعلان فرما دیا تھا: کانی دعیتُ فاجبت (گویا مجھے خداوند عالم کی طرف سے) دعوت دی گئی ہے اور میں اس کو قبول کرنے والا ہوں) اور بعض روایات کی بنا پر آنحضرتؐ نے فرمایا: یوشك ان ادعی فاجیب (نزدیک ہے کہ مجھے [خداوند عالم کی طرف سے] دعوت دی جائے اور میں بھی اسے قبول کرلوں)۔

حدیث میں استعمال ہونے والے الفاظ سے یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ ایک بہت اہم خبر دینا چاہتے تھے جس سے پہلے چند چیزیں مقدمہ کے طور پر بیان فرمائیں اور بعد میں اپنی رحلت کی خبر سنائی اور یہ بات صرف امامت، خلافت، سرپرستی اور جانشینی کے علاوہ کسی دوسرے معنی سے ہم آہنگ نہیں ہے۔

۱۱۔پیغمبر اکرم ﷺ کی خدمت میں مبارکباد پیش کرنا

بعض روایات کے مطابق پیغمبر اکرم ﷺ نے واقعہ غدیر اور خطبہ کے تمام ہونے کے بعد اصحاب کو حکم دیا کہ ہمیں تہنیت اور مبارک باد پیش کریں۔ کتاب شرف المصطفی میں حافظ ابوسعید نیشاپوری (متوفی ۴۰۷) کی نقل کے مطابق موصوف اپنی سند کے ساتھ براء بن عازب اور ابوسعید خدری سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

هنئونی هنئونی، ان الله تعالیٰ خصنی بالنوة، و خص اهل بیتی بالامامة

"مجھے مبارکباد پیش کرو، مجھے مبارکباد پیش کرو، کیونکہ خداوند عالم نے مجھے نبوت اور میرے اہل بیت کو امامت سے مخصوص فرمایا ہے۔"

عمر بن خطاب نے اس موقع پر آگے بڑھ کر حضرت علیؑ کی خدمت میں مبارکباد پیش کی۔

۱۲۔رسول اکرم ﷺ کا خوف

علامہ سیوطی نے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک خداوند عالم نے مجھے مبعوث برسالت فرمایا اور یہ بات میرے لئے سنگین تھی، میں جانتا تھا کہ جب میں لوگوں کے سامنے اس امر کو پیش کروں گا تو وہ مجھے جھٹلائیں گے، اس موقع پر خداوند عالم نے مجھے تاکید کی کہ اس امر کو آپ ضرور پہنچائیں ورنہ آپ کے لئے عذاب ہوگا، چنانچہ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی:

یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیك من ربك وان لم تفعل فما بلغت رسالته ....(۱)

۱۔ دار المنثور، ج ۲، ص ۲۹۸

قارئین کرام! پیغمبر اکرم ﷺ کیوں خوف زدہ تھے اور کس چیز سے خوف زدہ تھے؟ کیا اس بات کو پہنچانے سے خوف زدہ تھے کہ حضرت علیؑ تمہارے دوست اور مددگار ہیں؟ ہرگز ایسا نہیں ہے، بلکہ پیغمبر اکرم ﷺ حضرت علیؑ کی خلافت وولایت اور سرپرستی کو پہنچانے میں لوگوں سے خوف زدہ تھے، آپ جانتے تھے کہ قریش حضرت علیؑ سے خصومت اور دشمنی رکھتے ہیں، کیونکہ اسی شخصیت نے تو ان کے آباء واجداد کو مختلف جنگوں میں قتل کیا تھا۔۔۔

۱۳۔حارث بن نعمان کا انکار

بعض روایات کے مطابق حارث بن نعمان فہری غدیر کی خبر سن کر رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کی: اے محمد! تم نے خداوند عالم کی طرف سے ہمیں حکم دیا کہ خدا کی وحدانیت اور تمہاری رسالت کی گواہی دیں تو ہم نے قبول کیا، تم نے ہمیں پانچ وقت کی نماز پڑھنے کا حکم دیا ہم نے اس کو بھی قبول کیا، تم نے روزہ، زکوٰۃ اور حج کا حکم دیا ہم نے مان لیا، لیکن تم اس پر راضی نہیں ہوئے اور اپنے چچازاد بھائی کو ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور اس کو ہم پر فضیلت دی اور کہا "من کنت مولاه فعلی مولاه" کیا یہ حکم اپنی طرف سے تھا یا خداوند عالم کی طرف سے؟ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "قسم اس خدا کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، میں نے اس حکم کو [بھی] خداوند عالم کی طرف سے پہنچایا ہے۔" اس موقع پر حارث بن نعمان منہ موڑ کر اپنی سواری کی طرف یہ کہتا ہوا چلا: "پالنے والے! اگر جو کچھ محمد کہہ رہے ہیں حق ہے تو مجھ پر آسمان سے پتھر بھیج دے یا مجھے دردناک عذاب میں مبتلا کردے۔"

چنانچہ وہ ابھی اپنی سواری تک نہیں پہنچ پایا تھا کہ خداوند عالم نے آسمان سے اس پر ایک پتھر نازل فرمایا جو اس کے سر پر آکر لگا اور اس کی پشت سے باہر نکل گیا اور وہ وہیں واصل جہنم ہوگیا، اس موقع پر یہ آیہ شریفہ نازل ہوئی:

سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ سورہ معارج ۱

"ایک مانگنے والے نے واقع ہونے والے عذاب کا سوال کیا۔"

اس حدیث کو ثعلبی نے اپنے تفسیر میں مذکورہ آیت کے ذیل میں اور دیگر علماء نے بھی نقل کیا ہے۔

اگر حدیث غدیر صرف حضرت علیؑ کی محبت اور آپ کی نصرت کی خبر تھی تو حارث کو خداوند عالم سے عذاب مانگنے کی کیا ضرورت تھی؟ یہ تو صرف سرپرستی کی صورت میں ممکن ہے جس کو بعض لوگ قبول نہیں کرنا چاہتے تھے۔

۱۴۔لفظ "منصوب" کا استعمال

بعض روایات غدیر خم میں لفظ نصب" بیان ہوا ہے۔

شہاب الدین ہمدانی، عمر بن خطاب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: رسول اکرم ﷺ نے حضرت علیؑ کو علم کے عنوان سے نصب کیا اور فرمایا:

من کنت مولاہ فعلی مولاہ (۱)

حموینی اپنی سند کے ساتھ حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

"خداوند عالم نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا کہ مجھے لوگوں پر منصوب کریں۔(۲) جبکہ ہم جانتے ہیں کہ لفظ کسی کو نصب یا منصوب کرنا امامت اور سرپرستی سے مطابقت رکھتا ہے۔

حدیث غدیر کو چھپانے والے:

بعض روایات کے مطابق حضرت امیرالمومنینؑ نے ایک مجمع میں اصحاب سے کہا کہ جو لوگ غدیر میں موجود تھے اور انہوں نے حدیث غدیر کو سنا ہے وہ کھڑے ہوں اور اس مجمع کے سامنے گواہی دیں۔ اصحاب کے ایک گروہ نے کھڑے ہو کر اس چیز کی گواہی دی لیکن بعض اصحاب نے مخصوص وجوہات کی بنا پر گواہی نہیں دی اور مختلف بہانے پیش کئے جس کے نتیجہ میں وہ لاعلاج بیماریوں میں مبتلا ہو گئے جن میں سے درج ذیل اصحاب کا نام لیا جا سکتا ہے:

۱۔ انس بن مالک: انہوں نے حدیث غدیر کو چھپایا اور برص (سفید کوڑھ) کے مرض میں مبتلا ہو گئے (۳)

۲۔ براء بن عازب: یہ حدیث غدیر کو چھپانے کی وجہ سے اندھے ہو گئے (۴)

۳۔ زید بن ارقم: یہ بھی حدیث غدیر کو چھپانے کی وجہ سے نابینا ہو گئے (۵)

۴۔ جریر بن عبداللہ بجلی: یہ حدیث غدیر کو چھپانے اور حضرت علیؑ پر لعنت کی وجہ سے جاہلیت کی طرف پلٹ گئے۔ (۶)

روز غدیر کے روزہ کی فضیلت:

خطیب بغدادی صحیح سند کے ساتھ ابوہریرہ سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں:

۱۔ مودۃ القربیٰ، مودت پنجم

۲۔ فرائد السمطین، ج۱، ص ۳۱۲

۳۔ المعارف، ابن قتیبہ، ص ۱۹۴؛ شرح ابن الحدید، ج۱، ص ۳۶۲

۴۔ احقاق الحق، ج۶، ص ۵۶۰؛ ارجح المطالب، ص ۵۸۰

۵۔ شرح ابن الحدید، ج۱، ص ۳۶۲؛ السیرۃ الحلبیۃ، ج۳، ص ۳۳۷

۶۔ انساب الاشراف، ج۲، ص ۱۵۶

جو شخص ۱۸ ذی الحجہ کو روزہ رکھے، اس کو ۶۰۰ مہینوں کے روزوں کا ثواب ملے گا، اور وہ روز غدیر خم ہے، جس وقت پیغمبر اکرمؐ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ بلند کر کے فرمایا:

"کیا میں مومنین کا ولی اور سرپرست نہیں ہوں؟" سب نے کہا جی ہاں یا رسول اللہؐ اس وقت رسول اکرمؐ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کے یہ علی بھی مولا ہیں، عمر بن خطاب نے کہا: مبارک ہو مبارک اے ابوطالب کے بیٹے! تم میرے اور ہر مومن و مومنہ کے مولا و آقا بن گئے، اس موقع پر خداوند عالم نے یہ آیہ شریفہ نازل فرمائی:

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی... (۱)

اس حدیث کو خطیب بغدادی نے عبداللہ بن علی بن محمد بن بشران سے، انہوں حافظ علی بن عمر دارقطنی سے، انہوں نے ابی نصر جیشون خلال سے، انہوں نے علی بن سعید رملی سے، انہوں نے ضمرۃ بن ربیعہ سے، انہوں نے عبداللہ بن شوذب سے، انہوں نے مطر وراق سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے۔

- **ابوہریرہ:** ان راویوں میں سے ہیں جس کی وثاقت اور عدالت پر سبھی اہل سنت نے اجماع کیا ہے۔
- **شہر بن حوشب اشعری:** ابونعیم]اصفہانی[نے ان کو اولیاء میں سے شمار کیا ہے (۲) ان کے بارے میں ذہبی کہتے ہیں: بخاری نے ان کی مدح وثناء کی ہے اور احمد بن عبداللہ عجلی و یحییٰ و ابن شیبہ و احمد و نسوی نے ان کی توثیق کی ہے (۳) اور ابن عساکر نقل کرتے ہیں کہ ان کے بارے میں احمد بن حنبل سے سوال ہوا تو انہوں نے ان کی حدیث کی تعریف کی اور خود بھی ان کی توثیق کی اور ان کی مدح وثنا کی (۴)
- **مطر بن طہمان وراق، ابورجاء خراسانی:** ان کو ابونعیم نے اولیاء میں سے شمار کیا ہے (۵) اور ابن حبان نے ان کو ثقات کا جز قرار دیا ہے اور عجلی سے نقل کیا ہے کہ وہ بہت زیادہ سچ بولنے والے تھے۔ (۶) بخاری و مسلم اور دیگر صحابہ نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔
- **ابوعبدالرحمن (عبداللہ) بن شوذب:** ان کو بھی حافظ نے اولیاء میں شمار کیا ہے (۷) نیز خزرجی نے احمد اور ابن معین سے نقل کیا ہے وہ ثقہ تھے۔ (۸)

۱۔ تاریخ بغداد؛ مناقب ابن مغازلی؛ تذکرۃ الخواص؛ فرائد السمطین

۲۔ حلیۃ الاولیاء، ج۶، ص ۵۹ تا ۶۷

۳۔ میزان الاعتدال، ج۲، ص ۲۸۳، رقم ۳۷۵۶

۴۔ تاریخ مدینہ دمشق، ج۸، ص ۱۳۷ تا ۱۴۸

۵۔ حلیۃ الاولیاء، ج۳، ص ۷۵

۶۔ الثقات، ج۵، ص ۴۳۵

۷۔ حلیۃ الاولیاء، ج۶، ص ۱۲۵ تا ۱۳۵

۸۔ خلاصۃ الخزرجی، ج۲، ص ۶۶، رقم ۳۵۶۶

ابن حجر نے ان کو ثقات میں سے مانا ہے اور سفیان ثوری سے نقل کیا ہے کہ وہ ہمارے ثقات اساتید میں شمار ہوتے اور ابن خلفون نے ان کی توثیق کو ابن نمیر، ابوطالب، عجلی، ابن عمار، ابن معین اور نسائی سے نقل کیا ہے۔(۱)

> **ضمرۃ بن ربیعہ قرشی ابوعبداللہ دمشقی:** ابن عساکر نے احمد بن حنبل سے نقل کیا ہے کہ وہ ثقہ، امین، نیک مراد اور ملیح الحدیث تھے اور ابن معین سے نقل ہوا ہے کہ وہ ثقہ تھے (۲) نیز ابن سعد بھی ان کو ثقہ، امین اور اہل خیر شمار کرتے ہیں، جو اپنے زمانہ میں سب سے افضل تھے۔(۳)

> **ابونصر علی بن سعید ابی حملہ رملی:** ذہبی نے ان کی توثیق کرتے ہوئے کہا ہے: میں نے آج تک ان کے بارے میں کسی سے کوئی بات نہیں سنی، (۴) ابن حجر نے کتاب لسان المیزان میں ان کی توثیق کو اختیار کیا ہے۔(۵)

ابونصر حبشون بن موسیٰ بن ایوب خلال: خطیب بغدادی نے ان کی توثیق کی ہے اور دار قطنی سے حکایت ہوئی ہے کہ وہ صدوق یعنی بہت زیادہ سچ بولنے والے تھے۔(۶)

> **حافظ علی بن عمر، ابوالحسن بغدادی:** جو صاحب سنن ہیں اور دار قطنی کے نام سے مشہور ہیں، بہت سے علمائے اہل سنت نے ان کی تعریف کی ہے، خطیب بغدادی نے ان کو وحید العصر قرار دیا ہے (۷) اور ابن خلکان (۸) وحاکم نیشاپوری نے ان کی بہت زیادہ تعریف کی ہے۔

حدیث غدیر سے دفاع:

۱۔ احتجاج امام علی علیہ السلام [یعنی کسی کے سامنے اپنی دلیل ثابت کرنا۔[مترجم]]

حضرت علیؑ نے پیغمبر اکرم ﷺ کی وفات کے بعد جہاں بھی مناسب موقع دیکھا ہر ممکن طریقہ سے اپنی حقانیت ثابت کی، جن میں سے حدیث غدیر کے ذریعہ اپنی ولایت کو ثابت کرنا ہے ہم یہاں پر چند مقامات کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

الف: روز شوریٰ

خطیب بغدادی حنفی اور حموئی شافعی نے اپنی سند کے ساتھ ابی الطفیل عامر بن واثلہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا:

۱۔تہذیب التہذیب، ج۵،ص ۲۲۵ ۲۔تاریخ دمشق، ج۸،ص ۴۷۵ ۳۔الطبقات الکبریٰ، ج۷،ص ۴۷۱

۴۔میزان الاعتدال، ج ۳ص ۱۲۵، قم ۵۸۳۳، ص ۱۳۱، قم ۵۸۵۱

۵۔لسان المیزان، ج ۴،ص ۲۶۰، رقم ۵۸۵۱ ۶۔تاریخ بغداد، ج۸،ص ۲۸۴، رقم ۴۳۹۲

۷۔وفیات الاعیان، ج ۳،ص ۲۹۷، رقم ۴۳۴ ۸۔تذکرۃ الحفاظ، ج ۳،ص ۹۹۱، رقم ۹۲۵

میں شوریٰ (سقیفہ بنی ساعدہ) کے دن ایک کمرہ کے دروازہ کے پاس تھا جس میں حضرت علیؑ اور پانچ دوسرے افراد بھی تھے، میں نے خود سنا کہ حضرت علیؑ ان لوگوں سے فرمارہے تھے:

"بے شک تم لوگوں کے سامنے ایسی چیز سے دلیل پیش کروں گا جس میں عرب وعجم کوئی بھی تغیر وتبدیلی نہیں کرسکتا۔"

اور پھر فرمایا: اے جماعت! تمہیں خدا کی قسم، کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے مجھ سے پہلے خدا کی وحدانیت کا اقرار کیا ہو؟ سب نے کہا: نہیں، اس کے بعد امام علیؑ نے فرمایا: تمہیں خدا کی قسم، کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس کے بارے میں پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا ہو:

من کنت مولاہ فعلی مولاہ. اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ، لیبلغ الشاھد الغائب. غیری؟

"جس کا میں مولا ہوں اس کے یہ علی بھی مولا ہیں، پالنے والے! تو اس کو دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے اور اس کو دشمن رکھ جو علی سے دشمنی رکھے، اس کے ناصروں کی مدد فرما، اور ان کو ذلیل کرنے والوں کو ذلیل وخوار فرما، حاضرین مجلس اس واقعہ کی خبر غائب لوگوں تک پہنچائیں۔"

سب نے کہا: خدا کی قسم، ہرگز نہیں (۱)

اس روایت کے مضمون کو اہل سنت کے بہت سے علماء نے اپنی اپنی کتابوں میں بیان کیا ہے: منجملہ:

☆ابن حاتم شامی (الدر النظیم)

☆ابن حجر ہیثمی (الصواعق المحرقہ)

☆ابن عقدہ (الامالی، طوسی)

☆حافظ عقیلی (میزان الاعتدال، قسم سوم)

☆ابن عبدالبر (الاستیعاب)

☆بخاری (التاریخ الکبیر)

☆ابن عساکر (تاریخ دمشق)

☆ قاضی ابوعبداللہ الحسین بن ہارون ضمی (۳۹۸) (امالی)

☆ گنجی شافعی (کفایۃ الطالب)

☆ابن المغازلی شافعی (المناقب)

☆سیوطی شافعی (جمع الجوامع، مسند فاطمہ سلام اللہ علیہا)

۱۔مناقب خوارزمی، ص ۳۱۳، ح ۳۱۴؛ فرائد السمطین، ج۱،ص ۳۱۹، ح ۲۵۱

☆متقی ہندی   (کنز العمال)

ب۔خلافت عثمان کے زمانے میں

حموئی شافعی اپنی سند کے ساتھ تابعین کی عظیم شخصیت سلیم بن قیس ہلالی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے خلافت عثمان کے زمانہ میں حضرت علی (صلوات اللہ علیہ) کومسجد النبیؐ میں دیکھا اور دیکھا کہ کچھ لوگ آپس میں بیٹھے ہوئے ایک دوسرے سے علم وفقہ کے سلسلہ میں گفتگو کررہے ہیں۔اُن کے درمیان قریش کی فضیلت اور سوابق کا ذکر ہوا اور جو کچھ رسول اکرم ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا،ان کو بیان کیا جانے لگا،اس مجمع میں دوسو سے بھی زیادہ افراد تھے جن میں حضرت علیؑ ،سعد بن ابی وقاص،عبدالرحمن بن عوف،طلحہ،زبیر،مقداد،ہاشم بن عتبہ،ابن عمر حسنؑ،حسینؑ،ابن عباس،محمد بن ابی بکر اور عبداللہ بن جعفر تھے۔

اور انصار میں سے ابی بن کعب،زید بن ثابت،ابوایوب انصاری،ابوالہیثم بن تیہان،محمد بن سلمہ،قیس بن سعید،جابر بن عبداللہ،انس بن مالک وغیرہ تھے،حضرت علیؑ اور آپ کے اہل بیت خاموش بیٹھے ہوئے تھے،ایک جماعت نے امامؑ کی طرف رخ کرکے عرض کی: یاابالحسن! آپ کیوں کچھ نہیں کہتے؟

حضرت علیؑ نے فرمایا: ہرقبیلہ نے اپنی اپنی فضیلت بیان کردی ہے اور اپنا حق ذکر کردیا ہے،لیکن میں تم جماعت قریش اور انصار سے سوال کرتا ہوں کہ خداوند عالم نے کس کے ذریعہ تمہیں یہ فضیلت عطا کی ہے؟ کیا یہ فضیلت خود تم نے حاصل کی ہے یا تمہاری قوم وقبیلہ نے عطا کی ہے یا تمہارے علاوہ کسی اور نے یہ فضیلت تمہیں دی ہے؟ سب نے عرض کیا: یقینا یہ فضیلت ہم کو حضرت محمد مصطفی ﷺ اور ان کے خاندان کے ذریعہ عطا ہوئی ہیں اور یہ فضیلت ہم نے خود حاصل کی ہے اور نہ ہماری قوم وقبیلہ نے عطا کی ہے،اس موقع پر امام علیؑ نے اپنے فضائل ومناقب بیان کرنا شروع کئے اور ایک کے بعد ایک فضیلت کو شمار کرنے لگے،یہاں تک کہ فرمایا: تم لوگوں کو خدا کی قسم! کیا تم جانتے ہو کہ یہ آیہ شریفہ کہاں نازل ہوئی:

یَاأَیُّھَاالَّذِینَ آمَنُوا أَطِیعُوا اللَّـهَ وَأَطِیعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ (سورہ نساء ۵۹)

"اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو،رسول اور صاحبان امر کی اطاعت کرو جو تمہیں میں سے ہیں۔"

اور یہ آیت کہاں نازل ہوئی:

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّـهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ (سورہ مائدہ ۵۵)

"ایمان والو بس تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسول اور وہ صاحبان ایمان جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت

رکوع میں زکوۃ دیتے ہیں۔"

نیز یہ آیت کہاں نازل ہوئی:

...وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِن دُونِ اللَّـهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً... (سرہ توبہ ۱۶)

"جنہوں نے خدا اور رسول اور صاحبان ایمان کو چھوڑ کر کسی کو دوست نہیں بنایا ہے۔"

اس موقع پر انہوں نے کہا: یاامیر المومنین! کیا یہ آیت بعض مومنین سے مخصوص ہے یا تمام مومنین اس میں شامل ہیں؟

آپ نے فرمایا: خداوند عالم نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا کہ اپنے اولی الامر کی پہچان کرادو اور جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے تمام لوگوں کے لئے نماز،زکوۃ اور حج کی تفسیر کی ہے اسی طرح ولایت کی بھی تفسیر اور وضاحت کی ہے اور مجھے غدیر خم کے میدان میں خلافت کے لئے منصوب کیا۔

اس موقع پر پیغمبر اکرم ﷺ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: اے لوگو! خداوند عالم نے مجھے ایسے حکم کا فرمان دیا ہے کہ جس کی وجہ سے میں پریشان ہوں کہ اگر میں نے اس حکم کو پہنچایا تو لوگ مجھے جھٹلانے لگیں گے،لیکن (خداوند عالم نے) مجھے ڈرایا ہے کہ اس حکم کو ضرور پہنچائیں،ورنہ آپ کی رسالت کو خطرہ ہے۔

اس موقع پر رسول اکرمؐ نے حکم دیا کہ اذان کہی جائے،نماز کے بعد آنحضرت ﷺ نے خطبہ میں فرمایا: اے لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ خداوند عالم میرا مولا وآقا ہے اور کیا میں مومنین کا مولا وآقا اور ان کے نفسوں سے اولیٰ ہوں؟ تو سب نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ!

اس وقت رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے علی کھڑے ہوجاؤ،میں کھڑا ہوا تو آپ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں پس اس کے یہ علی مولا ہیں۔ پالنے والے جس نے ان کی ولایت کو قبول کیا اور ان کو دوست رکھا تو بھی اس کو اپنی ولایت کے زیر سایہ قرار دے اور جو شخص ان سے دشمنی رکھے اور ان کی ولایت کا انکار کرے تو بھی اس کو دشمن رکھ۔(۱)

ج۔کوفہ کے مجمع میں

جب حضرت علیؑ کو کوفہ میں یہ خبر دی گئی کہ کچھ لوگ خلافت کے سلسلہ میں آپ کی حقانیت پر تہمت لگاتے ہیں،تو آپ رحبہ کوفہ میں مجمع کے درمیان حاضر ہوئے اور ان لوگوں کے سامنے حدیث غدیر کو دلیل کے طور پر بیان کیا جو آپ کی ولایت کو قبول نہیں کرتے تھے۔

یہ احتجاج اتنا مشہور اور علی الاعلان تھا کہ بہت سے تابعین نے اس واقعہ کو نقل کیا ہے اور علماء نے بھی مختلف سندوں کے ساتھ اس واقعہ کو اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے،اب ہم یہاں پر اس واقعہ کے بعض راویوں کی طرف اشارہ کرتے

۱۔فرائد السمطین،ج۱،ص ۳۱۲،ح ۳۵۰

ہیں:

۱۔ابوسلیمان موذّن:

ابن ابی الحدید نے اپنی سند کے ساتھ ابوسلیمان موذن سے نقل کیا ہے کہ حضرت علیؑ نے لوگوں کے سامنے یوں احتجاج کیا: جس نے بھی رسول اکرم ﷺ سے سنا ہو کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: من کنت مولاہ فعلی مولاہ وہ گواہی دے، ایک گروہ نے اس کی گواہی دی، لیکن زید بن ارقم نے اس چیز کو چھپاتے ہوئے گواہی نہیں دی جبکہ وہ جانتا تھا، امام علیؑ نے اس کے لئے نفرین ولعنت کی کہ خداوند عالم اس کو اندھا کردے، لہذا وہ نابینا ہوگیا، لیکن اندھے ہونے کے بعد وہ حدیث غدیر کی روایت کرتے تھے۔(۱)

۲۔اصبغ بن نباتہ(۲)

۳۔حبہ بن جوین عرنی، ابوقدامہ بجلی، صحابی (۷۶،۷۹ھ)(۳)

۴۔زاذان بن عمر(۴)

۵۔زرین بن حبیش اسدی(۵)

۶۔زیاد بن ابی زیاد(۶)

۷۔زید ابن ارقم(۷)

۸۔زید بن یثیع(۸)

۹۔سعید بن ابی حدان(۹)

۱۰۔سعید بن وہب(۱۰)

۱۔شرح ابن ابی الحدید ۲۔اسد الغابۃ، رقم ۳۳۴۱

۳۔مناقب علی بن ابی طالبؑ، ابن المغازلی

۴۔مسند احمد؛ مجمع الزوائد؛ صفۃ الصفوۃ؛ مطالب السؤول؛ البدایۃ والنہایۃ؛ تذکراۃ الخواص؛ کنز العمال؛ مسند علی، تاریخ دمشق؛ سیوطی ۵۔شرح المواہب؛ اسد الغابۃ؛ الاصابۃ؛ قطف الازہار المتناثرۃ؛ سیوطی

۶۔مسند احمد؛ مجمع الزوائد؛ البدایۃ والنہایۃ؛ حوادث سال ۴۰ ہجری؛ الریاض الضرۃ؛ تاریخ دمشق؛ المختارۃ؛ درالسحابۃ

۷۔مسند احمد؛ مجمع الزوائد؛ المجم الکبیر؛ مناقب علی بن ابی طالبؑ؛ ابن المغازی؛ البدایۃ والنہایۃ؛ حوادث سال ۴۰ ہجری

۸۔مسند احمد؛ البدایۃ والنہایۃ؛ کفایۃ الطالب؛ اسنی المطالب؛ خصائص امیر المومنینؑ؛ سنن نسائی؛ مجمع الزوائد؛ جامع الاحادیث؛ سیوطی؛ کنز العمال ۹۔فرائد السمطین، ج۱، ص۶۸، ح۳۴

۱۰۔مسند احمد؛ خصائص امیر المزمنینؑ؛ نسائی؛ سنن نسائی؛ اسد الغابۃ؛ مجمع الزوائد؛ البدایۃ والنہایۃ؛ المناقب، خوارزمی معجم الکبیر؛ معجم الاوسط؛ تاریخ دمشق؛ المختارۃ؛ ضیاء مقدسی

۱۱۔ابوالطفیل عامر بن واثلہ(۱)

۱۲۔ابوعمارہ، عبد خیر بن یزید(۲)

۱۳۔عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ(۳)

۱۴۔عمرو ذی مر(۴)

۱۵۔عمیرۃ بن سعد(۵)

۱۶۔یعلی بن مرۃ(۶)

۱۷۔ہانی بن ہانی(۷)

۱۸۔حارثہ بن مضرب(۸)

۱۹۔ہبیرۃ بن مریم(۹)

۲۰۔ابورملہ عبد اللہ بن ابی امامہ(۱۰)

۲۱۔ابووائل شقیق بن سلمہ(۱۱)

۲۲۔حارث اعور(۱۲)

۱۔مسند احمد؛ مجمع الزوائد؛ خصائص امیر المومنینؑ؛ نسائی؛ السنن الکبری؛ کفایۃ الطالب؛ الریاض النضرۃ البدایۃ والنہایۃ؛ نزل الابرار؛ اسد الغابۃ؛ ینابیع المودۃ، باب ۴

۲۔المناقب خوارزمی؛ المناقب، ابن المغازلی؛ تاریخ دمشق، رقم ۵۲۰

۳۔مسند احمد؛ تاریخ بغداد؛ مشکل الآثار؛ اسد الغابۃ؛ فرائد السمطین؛ اسنی المطالب؛ البدایۃ والنہایۃ؛ کنز العمال مسند علیؑ؛ سیوطی؛ مسند ابویعلی؛ جمع الجوامع؛ تاریخ امیر المومنینؑ؛ ابن عساکر؛ المختارۃ؛ ضیاء مقدسی، ج۲، ص۲۷۳، رقم ۶۵۴

۴۔مسند احمد؛ خصائص نسائی؛ سنن نسائی؛ فرائد السمطین؛ مجمع الزوائد؛ کفایۃ الطالب؛ المیزان الاعتدال؛ تاریخ خلفاء البدایۃ والنہایۃ؛ کنز العمال، اسنی المطالب؛ المعجم الکبیر؛ از المعجم الاوسط؛ تاریخ امیر المومنینؑ ابن عساکر؛ جمع الجوامع

۵۔حلیۃ الاولیاء؛ خصائص نسائی؛ سنن نسائی؛ المناقب، ابن المغازلی؛ البدایۃ والنہایۃ؛ کنز العمال

۶۔اسد الغالبۃ، ج۵، ص۲۹۷، رقم ۵۱۶۲

۷۔اسد الغالبۃ، ج۳، ص۴۹۲، رقم ۳۳۸۲

۸۔خصائص نسائی؛ السنن الکبری؛ شرح نہج البلاغہ؛ ابن ابی الحدید؛ السیرۃ الحلبیۃ، ج۳، ص۲۷۴

۹۔المعجم الکبیر، ح۸۰۵۸ ۱۰۔کتاب الموالاۃ، طبری ۱۱۔انساب الاشراف، ترجمۂ امیر المومنینؑ، رقم ۱۶۹

۱۲۔لسان المیزان، ج۲، ص۳۷۹

حدیث غدیر کی گواہی دینے والے حضرات:

درج ذیل حضرات نے رُوزِ رحبہ حضرت امیر المومنینؑ کے لئے حدیث غدیر کی گواہی دی ہے:

۱۔ابوزینب بن عوف انصاری

۲۔ابوعمرة بن عمرو بن محصن انصاری

۳۔ابوفضالہ انصاری

۴۔ابوقدامہ انصاری

۵۔ابولیلیٰ انصاری

۶۔ابوہریرہ دوسی

۷۔ابوالہیثم بن تیہان

۸۔ثابت بن ودیعہ انصاری

۹۔حبش بن جنادہ انصاری

۱۰۔ابوایوب خالد انصاری

۱۱۔خزیمہ بن ثابت انصاری

۱۲۔ابوشریح خویلد بن عمرو خزاعی

۱۳۔زید یا یزید بن شراحیل انصاری

۱۴۔سہل بن حنیف انصاری اوسی

۱۵۔ابوسعید سعد بن مالک حذری انصاری

۱۶۔ابوالعباس سہل بن سعد انصاری

۱۷۔عامر بن لیلیٰ غفاری

۱۸۔عبدالرحمن بن عبدرب انصاری

۱۹۔عبداللہ بن ثابت انصاری، خادم رسول اکرم ﷺ

۲۰۔عبید بن عازب انصاری

۲۱۔ابوطریف عدی بن حاتم

۲۲۔عقبہ بن عامر جہنی

۲۳۔ناجیہ بن عمرو خزاعی

۲۴۔نعمان بن عجلان انصاری

۲۵۔حافظ ہیثمی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے کہ جب حضرت علیؑ نے حدیث غدیر کے ذریعہ احتجاج کیا تو اس موقع پر ۳۰ لوگ موجود تھے۔(۱)

چونکہ یہ احتجاج سن ۳۵ ہجری میں ہوا اور حدیث غدیر کو بیان ہوئے ۲۵ سال کا عرصہ گزر گیا تھا، ظاہری بات ہے کہ بہت سے وہ اصحاب جنہوں نے حدیث غدیر کو سنا ہوگا لیکن وہ اس احتجاج کے وقت دنیا میں نہیں ہوں گے، اور بہت سے اصحاب جنگوں میں شہید ہو چکے تھے یا بہت سے دیگر ملکوں میں متفرق ہو گئے ہوں گے اور یہ ۳۰ افراد وہ تھے جو کوفہ کے علاقہ میں اور وہ بھی رحبہ نامی مقام پر حاضر تھے اور انہوں نے حضرت علیؑ کی خلافت و ولایت کے لئے حدیث غدیر کی گواہی دی۔

د۔جنگ جمل میں احتجاج

جن مقامات پر حضرت علیؑ نے حدیث غدیر کے ذریعہ احتجاج کیا ہے ان میں سے جنگ جمل میں طلحہ کے سامنے احتجاج بھی ہے۔

حافظ حاکم نیشاپوری اپنی سند کے ساتھ نذیر ضبی کوفی تابعی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ہم حضرت علیؑ کے ساتھ جنگ جمل میں تھے امامؑ نے کسی کو طلحہ بن عبداللہ کے پاس بھیج کر اس کو ملاقات کے لئے بلوایا، چنانچہ طلحہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے طلحہ سے فرمایا: تمہیں خدا کی قسم! کیا تم نے رسول خدا ﷺ سے نہیں سنا: "من کنت مولاہ فعلي مولاہ اللهم وال من والاہ وعاد من عاداہ؟" تو اس نے کہا: جی ہاں سنا ہے، امام علیؑ نے فرمایا: تو پھر ہم سے جنگ کر رہا ہے؟ اس نے کہا: مجھے یاد نہیں آ رہا ہے اور یہ کہتے ہی وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔(۲)

ھ۔کوفہ میں حدیث سواران

احمد بن حنبل نے اپنی سند کے ساتھ ریاح بن حارث سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: کوفہ میں کچھ لوگ حضرت امیر المومنینؑ کی خدمت میں پہنچ کر عرض کرتے ہیں: السلام علیک یا مولانا۔

امامؑ نے ان سے فرمایا: میں کس طرح تم لوگوں کا مولا ہوں جبکہ تم عرب کے ایک خاص قبیلہ سے تعلق رکھتے ہو؟

۱۔مجمع الزوائد، ج۹، ص ۱۰۴

۲۔المستدرک علی الصحیحین، ج ۳، ص ۴۱۹، ح ۵۵۹۴؛ المناقب خوارزمی، خوارزمی ص ۱۸۲، ح ۲۲۱؛ تاریخ دمشق، ج ص، ۵۶۸؛ تذکرة الخواص، ص ۷۲؛ مجمع الزوائد، ج ۹، ص ۱۰۷، کنز العمال، ج ۱۱، ص ۳۳۲، ح ۳۱۶۶۲ و.....

انہوں نے جواب میں کہا: کیونکہ ہم نے رسول اکرمؐ سے روز غدیر سنا ہے کہ آپ نے فرمایا:

"من کنت مولاہ فعلی مولاہ" (۱)

و۔ جنگ صفین میں احتجاج:

سلیم بن قیس ہلالی، بزرگ تابعی اپنی کتاب میں نقل کرتے ہیں کہ حضرت امیرالمومنینؑ جنگ صفین میں اپنے لشکر کے درمیان منبر پر گئے اور مختلف علاقوں سے آئے ہوئے لوگوں کو اپنے پاس جمع کیا جن میں مہاجرین وانصار بھی تھے، سب کے سامنے خداوند عالم کی حمد وثنا کرنے کے بعد آپ نے فرمایا:

"اے جماعت! بے شک میرے مناقب وفضائل اس سے کہیں زیادہ ہیں جن کا شمار کیا جاسکے۔"

اس حدیث میں حضرت علیؑ نے تفصیلی طور پر اپنے فضائل بیان کئے جن میں حدیث غدیر کا بھی ذکر کیا۔ (۲)

۲۔ حدیث غدیر کے ذریعہ حضرت زہرا (س) کا احتجاج:

شمس الدین ابوالخیر جزری دمشقی شافعی نے اپنے سند کے ساتھ ام کلثوم بنت علیؑ سے نقل کیا کہ انہوں نے فاطمہ زہرا (س) سے نقل کیا کہ (بی بی دوعالم) نے فرمایا:

انسیتم قول رسول اللہ ﷺ یوم غدیر خم: من کنت مولاہ فعلی مولاہ، وقولہ (ص): انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ (۳)

"کیا تم نے غدیر خم میں حضرت رسول خدا ﷺ کے قول کو بھلا دیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کے یہ علیؑ بھی مولا ہیں، اسی طرح آنحضرت ﷺ کا یہ قول: [یا علی] تم میرے نزدیک وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔"

حضرت امام حسن وحضرت امام حسینؑ نے بھی حدیث غدیر سے احتجاج کیا ہے۔ (۴)

۱۔ مسند احمد، ج۶ص ۵۸۳، ح۲۳۰۵۱؛ اسد الغابۃ، ج۱ص ۴۴۱، رقم ۱۰۳۸؛ الریاض النضرۃ۔ ج۳، ص۱۱۳؛ البدایۃ والنہایۃ، ج۵، ص۲۳۱ وج۷، ص۳۸۴ تا ۳۸۵؛ المعجم الکبیر، ج۴، ص۱۷۳، ح۴۰۵۳؛ مختصر تاریخ دمشق، ج۱۷ص ۳۵۴ و....

۲۔ کتاب سلیم بن قیس، ج۲ ص ۷۵۷، ح۲۵

۳۔ اسنی المطالب، ص۴۹

۴۔ ینابیع المودۃ، ج۳، ص۱۵۰، باب ۹۰؛ کتاب سلیم، ج۲، ص۷۸۸، ح۲۶

۳۔ حدیث غدیر کے ذریعہ دیگر حضرات کا احتجاج:

اہل بیتؑ کے علاوہ بعض مقامات پر دیگر حضرات نے بھی حدیث غدیر سے احتجاج کیا ہے، جو خود اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مسلمانوں کے درمیان حدیث غدیر ایک مخصوص اہمیت رکھتی تھی، اب ہم یہاں پر بعض دیگر حضرات کے اسمائے گرامی بیان کرتے ہیں:

۱۔ عبداللہ بن جعفر کا حضرت امیرالمومنینؑ کی شہادت کے بعد معاویہ پر حدیث غدیر کے ذریعہ احتجاج (۱)

۲۔ بردکا عمر بن عاص پر حدیث غدیر کے ذریعہ احتجاج (۲)

۳۔ عمر بن عاص کا معاویہ پر حدیث غدیر کے ذریعہ احتجاج (۳)

۴۔ حضرت عمار یاسر کا جنگ صفین میں عمر بن عاص پر حدیث غدیر کے ذریعہ احتجاج (۴)

۵۔ اصبغ بن نباتہ کا حدیث غدیر کے ذریعہ معاویہ کے جلسہ میں سن ۳۷ ہجری میں احتجاج (۵)

۶۔ ابوہریرہ سے ایک جوان کا مسجد کوفہ میں حدیث غدیر کے بارے میں مناظرہ:

اس مناظرہ کو ابو بکر ہیثمی نے اپنی کتاب مجمع الزوائد میں ابی یعلی، طبرانی اور بزار سے دو طریقوں سے نقل کیا ہے جن میں سے ایک طریقہ کو صحیح مانا ہے اور دوسرے طریقہ کی توثیق نہیں کی ہے۔ (۶)

۷۔ ایک شخص کا زید بن ارقم پر حدیث غدیر کے ذریعہ احتجاج (۷)

۸۔ ایک عراقی شخص کا جابر بن عبداللہ انصاری سے حدیث غدیر خم کے ذریعہ مناظرہ (۸)

۹۔ قیس بن سعد کا معاویہ سے سن ۵۰، ۵۶ میں حدیث غدیر خم کے ذریعہ احتجاج (۹)

۱۰۔ دارمیہ حجونیہ کا معاویہ سے سن ۵۰، ۵۶ میں حدیث غدیر خم کے ذریعہ احتجاج (۱۰)

۱۔ کتاب سلیم، ج۲، ص۸۳۴، ح۴۲

۲۔ الامامۃ والسیاسۃ، ج۱، ص۹۷

۳۔ مناقب خوارزمی، ص۱۹۹، ح۲۴۰

۴۔ شرح ابن ابی الحدید، ج۲، ص۲۰۶، خطبہ ۳۵؛ وقعۃ صفین، ص۳۳۸

۵۔ مناقب خوارزمی، ص۲۰۵، ح۲۴۰؛ تذکرۃ الخواص، ص۸۵

۶۔ مسند ابویعلی، موصلی، ج۱۱، ص۳۰۷، ح۶۴۲۳؛ مجمع الزوائد، ج۹، ص۱۰۵

۷۔ ینابیع المودۃ، ج۲، ص۳۷، باب ۵۶

۸۔ کفایۃ الطالب، ص۶۱

۹۔ کتاب سلیم، ج۲، ص۵۹۹ ۱۰۔ ربیع الابرار، ج۲، ص۵۹۹

۱۱۔عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بنی امیہ کا حدیث غدیر خم کے ذریعہ احتجاج (۲)

۱۲۔خلیفہ عباسی مامون کا فقہاء علماء کے سامنے حدیث غدیر خم کے ذریعہ احتجاج (۳)

★ ★ ★ ★ ★

خم کے میداں میں فرمارہے ہیں نبی
مومنوں آج یہ فیصلہ ہو گیا
جس کا مولا ہوں میں اسکے مولا علی
لو تکمل یہ دین خدا ہو گیا
آپ میرے بھی مولا ہوئے یا علی
بات اچھی یہ حضرت عمر نے کہی
ہو مبارک تمہیں منصبِ رہبری
تم پہ قربان جاؤں یہ کیا ہو گیا
مومنوں جب بھی یوم غدیر آئے گا
ساتھ اپنے ہزاروں کرم لائے گا
اجر ہر صوم کا پورے دو ماہ ہے
ہر عبادت کا دگنا مزہ ہو گیا
دے رہا ہے گواہی ندیم خدا
سب کے مولا ہوئے سید الاوصیا
جو بھی منکر ہوا حق کی اس بات کا
رشتہ اس کا خدا سے جدا ہو گیا

تاریخ بغداد؛ مناقب ابن مغازلی؛ تذکرۃ الخواص؛ فرائد السمطین وخطیب بغدادی کی صحیح سند کے ساتھ ابو ہریرہ سے نقل حدیث کا منظوم کلام

غدیر سے عاشورہ تک

اللہ کے رسول کی آنکھوں کا نور ہیں
حیدر غدیر خم میں نبی کا غرور ہیں
کر ب وبلا میں ظلم و ستم کی وجہ بنے
بھولے غدیر خم میں جو قولِ حضور ہیں
اُن کے ہی جد تو منکر یوم غدیر تھے
عاشور میں جو وارثِ اہل قہور ہیں
وہ مکتب غدیر سے اُس وقت دور تھے
ہم مکتب حسین سے اِس وقت دور ہیں
ہم لوگ عزادار ی میں جدّت کے نام پر
نغمہ بنا کے نوحوں کو مہو سُرور ہیں
علماءِ حق سے دوری کا نقصان یہ ہوا
عقل و شعور رکھ کے بھی ہم بے شعور ہیں
علماء سوء کے ہاتھوں میں تقسیم ہوگئے
ٹکڑوں میں یوں بٹے ہیں کہ زخموں سے چور ہیں
اَب آیئے جہل کے اندھیروں سے نکل کر
ایسی کتابیں پڑھتے ہیں جو مثلِ نور ہیں
اَب آئیں عمل سنت سجاد سے کر کے
اُن راہوں پر چلیں کہ جو **راہِ شکور** ہیں
کی خاطرِ اصلاح جو تنقید **قلم** نے
سمجھیں گے وہی اسکو جو **اہل شعور** ہیں
اپنی تو نیت صاف ہے اے **حادیؔ** اعظمی
مانیں وہ برا جن کے ذہن میں **فتور** ہیں

۲۔حلیۃ الاولیاء، ج ۵، ص ۳۶۴

۳۔عقد الفرید، ج ۵، ص ۵۶ تا ۶۱

غدیر سے عاشورہ تک

"عاشورہ کی یاد مناؤ کہیں اسے بھی غدیر کی طرح بُھلانہ دیا جائے۔

عزاداری سید الشہداء مومنین کی طرف پروردگار عالم کی جانب سے دی ہوئی ایک اولین ذمہ داری اور ایک شرعی وظیفہ ہے اور اس سلسلے میں کوتاہی غدیر کو بھلانے کی مانند ہوگی۔

عزاداری کا مقصد یہ ہونا چاہیئے تھا کہ ہم اپنے او پر محنت کرتے، اپنی اصلاح کرتے، اپنی تعمیر و ترقی کی جانب توجہ دیتے، اپنی معنوی پرواز کو درست کرتے جبکہ ہم نے مخالفین کے لئے اپنے وقت کو ضائع کر دیا۔ ہماری مجالسوں میں مخاطَب، ماننے والے شیعوں کے بجائے وہ مخالفین بن گئے جو شیعہ نہیں ہیں۔ عزاداری ماننے والوں کے لئے مفید ہونی چاہیئے تھی یعنی اس عزاداری میں عملی زندگی کے مختلف موضوعات کو بیان ہونا چاہیئے تھا تا کہ مخالفین ان مجالسوں میں شرکت کرتے اور اہلبیت کے دیئے ہوئے درس کو حاصل کرتے اور مذہب حقہ کی جانب مائل ہوتے لیکن بدقسمتی سے ہماری ان حرکتوں کی وجہ سے مخالفین نے آنا بند کر دیا۔ جاننا چاہیئے کہ مکتب تشیع کے پاس عزادری وہ میڈیا ہے جس کے ذریعے سے غدیر کو فراموش نہیں کیا جانا چاہیئے۔ عزاداری کے ذریعے اتنی بڑی دولت خداوند عالم نے ہمیں دی ہے کہ اِس سے نہیں معلوم ہم کتنی تبدیلیاں ایجاد کر سکتے ہیں لیکن بدقسمتی سے اس پر ہماری توجہ بہت کم رہی ہے یعنی اِس عزادری کے ذریعے سے جو عملی تبدیلی لائی جا سکتی تھی وہ بہت زیادہ ہونی چاہیئے تھی لیکن۔۔۔۔ بالکل اُسی طرح سے جس طرح رسول اللہ کے دور میں لوگوں کو واقعہ غدیر کا عِلم تو تھا لیکن عمل کے میدان میں پیچھے رہے اَب وہ کوئی لالچ ہو؛ یا کسی کا ڈر ہو؛ یا کوئی اور وجہ یا اپنی نادانی۔۔ ایک اور بہت ہی اہم پہلو جو سالوں کے گذرنے کے ساتھ ساتھ اَب زیادہ واضح طور پر نظر آ رہا ہے وہ ہماری مجالسوں میں نمود و نمائش کا بے تہاشہ اصرار ہے اور جبکہ لفظ عزا بہت کم رنگ ہوتا نظر آ رہا ہے۔

تصور فرمایئے کہ عزاداری کے اندر تین تکون Triangle۔یعنی تین ذمہ دار ہیں۔

۱۔خطیب اور ذاکر۔ ۲۔منتظم اور انتظامیہ۔

۳۔سامعین یعنی وہ افراد جو مجالس عزا میں شرکت کرتے ہیں۔

یاد رکھیں! اگر عزاداری کے اندر معنویت کم ہوگی تو تینوں ذمہ دار ہیں اور اگر ہم ذرا سا اس مسئلہ کے پر غور کریں تو سب سے بڑی ذمہ داری سامعین پر عائد ہوتی ہے کیونکہ تمام لوگوں کی جدو جہد کا محور سامعین ہوا کرتے ہیں۔ ذرا سوچیئے! ایک وہ آدمی جو لوگوں کو خوش کرنے کے لئے بعض اوقات غلط چیزیں کہتا ہے یہ شخص کس کو خوش کرنے کے لئے کہتا ہے؟ یقیناً سامعین! کیونکہ اُسے معلوم ہے کہ اگر اِس طرح پڑھا تو واہ واہ ہوگی اور اگر اُس طرح پڑھا تو

افراد کم ہو جائیں گے۔ دوسری چیز یہ کہ ہمارے یہاں منتظم کی سب سے بڑی خواہش کیا ہوتی ہے؟ سب جانتے ہیں کہ لوگ ذیادہ آئیں یعنی پھر محور سامعین؟ اور یہ یقینی بات ہے کہ جس طرح کی گفتگو لوگ سننا چاہیں گے ہر زمانے میں اُن کو سنانے والے ملتے رہیں گے اور یوں بدقسمتی سے عزاداری کا مرکز "خطابت" قرار پا گیا نہ تقویٰ؛ نہ پرہیزگاری؛ نہ علم وفضل؛ نہ جہاد فی سبیل اللہ؛ نہ ہی صحیح فضائل کا بیان ہونا اور یہی وجہ ہے کہ اس کی خاطر ہم نے بہت ساری اہم چیزیں قربان کردی یہاں تک کہ تقویٰ؛ پرہیزگاری سب کی طرف دیکھنا بند کردیا۔ اَب اگر ہم تھوڑا سا غور کریں ۱۴۰۰ سال پہلے تو اُس دور میں لوگوں نے غدیر کو بھلایا تھا تو آج ہم نے کیا کیا؟؟ ہم نے بھی مقصد عزاداری کو بھلا دیا۔ اگر اُس دور میں غدیر کی تنزلی کا سبب بعض اصحاب رہے تو آج مقصد عزاداری کے زوال میں بھی ایک بہت بڑا عنصر یہی اسباب ہیں جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

ہمارے اوپر ایک عظیم ذمہ داری ہے کہ غدیر کو فراموش نہ ہونے دیا جائے کیونکہ تمام ائمہ نے اِس دن کو بہت اہمیت دی ہے اور ہمارا دشمن یہی چاہتا ہے اور مختلف حیلے اور بہانوں سے حملہ آور ہوتا ہے اُس نے ہمارے سامنے ۱۴۰۰ سال سے کئی ایک مصائب کھڑے کر رکھے ہیں لیکن ہمیں اپنے اوپر ہونے والے تمام مصائب کو یاد رکھنا ہوگا اور بالخصوص وہ مصائب جو آلِ رسول پر ہوئے کیونکہ اُن کا بھول جانا ہی دشمن کی کامیابی کا سبب ہے۔

کیا یہ مصائب کم ہیں کہ رسول اللہ کی زندگی میں ہی پیغام غدیر کو بھولانے کی کوششیں کی گئی دراصل عاشورہ کی جانب یہ پہلا قدم تھا

کیا یہ مصائب کم ہیں کہ رسول اللہ دوات اور قلم مانگتے رہے اور نہیں دیا گیا.....

کیا یہ مصائب کم ہیں کہ سیدہؑ کو دربار میں جانا پڑا.....

کیا یہ مصائب کم ہیں کہ امام علیؑ کے ہاتھوں میں رَسیاں ڈالی گئی.....

کیا یہ مصائب کم ہیں کہ حضرت محسنؑ شہید ہو گئے.....

کیا یہ مصائب کم ہیں کہ جس دروازے پر رسول اللہ نے سلام کیا ہو اُس پر آگ لگائی گئی.....

کیا یہ مصائب کم ہیں کہ صرف ۹۰ دن کے اندر ہی رسول اللہ کی لخت جگر کو شہید کر دیا گیا.....

یہ سب غدیر کو بھول جانے ہی کی وجہ سے ممکن ہوا۔ کیونکہ تمام مسلمان توحید کے ماننے والے ہیں؛ تمام مسلمان نبوت کے ماننے والے ہیں؛ تمام مسلمان قیامت کے ماننے والے ہیں؛ بس ایک مسئلہ جس پر ہمارا تشخص قائم ہے جس پر ہمارا نقطہء امتیاز ہے وہ مسئلہ امامت ہی تو ہے اور واقعہ غدیر امامت کے لئے بہترین دلیل ہے کیونکہ اگر مقصد غدیر کو سمجھ لیا جاتا تو معاملہ عاشور تک نہ پہنچتا اور نہ ہی ابا عبداللہ الحسینؑ شہید ہوتے؛ نہ سید سجادؑ کے پیروں میں زنجیریں ڈالی جاتیں؛ اور نہ حضرت زینبؑ شام۔۔۔

جملہ سازی ایوارڈ

۱۵ رجب المرجب تا ۱۵ شعبان المعظم ۱۴۳۴ھ

گذشتہ ہونے والے پروگرام میں امام زمانہ کے لئے بہت سارے مومنین نے ہمیں بہت ہی خوبصورت جملے ارسال کئے تھے جو یقیناً اُن کے عشق کے اظہار اور امام سے رابطہ کا زریعہ ہیں جن میں سے پنچ افراد کو "یادگاری شیلڈ" دی گئی تھی ہماری دعا ہے خدا تمام افراد کو بہترین اَجر عطا کرے اور امام کے ظہور پر اُن کے اعوان وانصار میں شمار کرے

وہ پانچ یادگاری جملے درج ذیل ہیں؛

مولا پندرہ شعبان آپ کی ولادت کا دن ہے ہمیں خوش ہونا چاہئے لیکن ہماری عید وہ ہے جب آپ تشریف لائیں گے۔

نیہا زہرہ ولد مختار حسین، جعفر طیار

Code: 1389

ہمارے اعمال ایسے نہ ہوں جنہیں دیکھ کر ہمارے وقت کا امام خون کے آنسو روئے۔

اُجالا بتول ولد سید زاہد علی زاہدی، جعفر طیار

Code: 1425

اے اللہ! وقت کے امام کی ایسے طلب معرفت کے ساتھ عطا کر کہ پانی نہ ملے تو میں پیاس برداشت کرلوں لیکن مولا کی جدائی برداشت نہ کرسکوں۔۔

قرۃ العین رضوی شوہر: محمد حسین، کھوکھراپار ملیر

Code: 1367

اے حسین کے رب! حسین کے صدقے میں ظہور حجت کے ذریعے قلب حسین کو قرار عطا فرما

شیبا ظہور شوہر: سید ظہور حسین، فیڈرل بی، ایریا

Code: 0894

اے یوسف زہرہ تشریف لے آیئے تا کہ دنیا حسین ہو جائے۔

سیدہ ایمن زہرہ ولد سید ارشد عباس نقوی، جعفر طیار

Code: 1320

اپنے آپ کو ولایت علی کے عشق کی خوشبو سے معطر کرنے کا بہترین موقع

غدیر سے عاشورہ تک

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کے اعلان نے جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے اسلام کے دلدادگان کی مسرت کا سامان ہم تک پہنچایا؛ وہاں کھرے اور کھوٹے میں فرق بتا کر حقیقت کے طلبگاروں اور مال وزر کے حریص منافقین کو بھی ایک دوسرے سے الگ کر دکھایا؛ غدیر کو کامل معرفت اور اُس کے مختلف پہلوؤں کے ساتھ جاننا نہایت ضروری ہے۔ اس دن غسل کرنا؛ روزہ رکھنا؛ افطار کرانا؛ تحفے دینا؛ مستحب زیارت و مستحب نمازیں پڑھنا؛ درحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت علیہم السلام کو خوشنود اور رضامند کرنے کے مترادف ہے۔ اس لئے لازمی ہے کہ اس دن تمام گلیوں، کوچوں میں خوشیوں کے پرچم بلند کئے جائیں اور مومنین ایک دوسرے کو مبارکباد دیں۔

ایک دفعہ پھر مومنین و مومنات بالخصوص نوجوان طبقہ کے لئے غدیر کے افکار سے متعلق "المہدی ایجوکیشنل سوسائٹی" کی جانب سے انعامی مقابلے کا انعقاد کیا جارہا ہے جس میں بذریعہ قرعہ اندازی سوالنامے کے درست جوابات دینے والے پہلے پانچ انعام یافتگان کو کو پنجتن کے نام پر

پہلے انعام یافتگان کو 5000 روپے بمع کتاب، سی ڈی اور سرٹیفکیٹ

دوسرے انعام یافتگان 4000 روپے بمع کتاب، سی ڈی اور سرٹیفکیٹ

تیسرے انعام یافتگان 2000 روپے بمع کتاب، سی ڈی اور سرٹیفکیٹ

چوتھے انعام یافتگان 1000 روپے بمع کتاب، سی ڈی اور سرٹیفکیٹ

پانچویں انعام یافتگان 500 روپے بمع کتاب، سی ڈی اور سرٹیفکیٹ دی جائیں گی

اور ائمہ معصومین کی یاد میں 14 افراد کو 200 روپے بمع کتاب اور سرٹیفکیٹ

جبکہ پروگرام کی اناؤسمینٹ والے دن امام حسین کے اصحاب کی یاد میں شرکت کرنے والے 72 افراد کو 100 روپے اور سرٹیفکیٹ دیا جائے گا۔

قوائد وضوابط

اِس سلسلے میں چند گذارشات درج ذیل ہیں:

1- جوابات ارسال کرنے کی آخری تاریخ 20 محرم الحرام ہے۔

2- ہر سوال کے نیچے 03 جوابات ہیں جن میں سے ایک صحیح ہے لہذا صرف صحیح جواب کے خانے میں نشان لگائیں۔

3- فارم کو مکمل اور صاف ستھرا پر کریں۔ سوالنامہ ہماری ویب سائٹ سے یا ہمارے مراکز سے حاصل کر سکتے ہیں۔

4- تقسیم انعامات 12 جنوری بروز اتوار صبح 09:00 بجے مرکزی امام بارگاہ (جعفر طیار) میں منعقد کیا جائے گا۔ البتہ کسی قسم کی تبدیلی کی صورت میں بذریعہ SMS آگاہ کر دیا جائے گا۔

5- ایک سے زائد نشان کی صورت میں جواب نامہ منسوخ کر دیا جائے گا۔

6- کوپن کی فوٹو کاپی بھی قابل قبول ہے لیکن فوٹو کاپی کے ساتھ رجسٹریشن فیس مبلغ 20 روپے ادا کرنا ضروری ہے۔

7- تمام انعامات 20 جنوری سے پہلے پہلے حاصل کرلیں۔

---

01 Muharram to 20 Safar 2012 - 2013

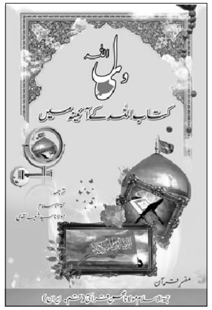

Position Holders

Cod
Cod
Cod
Cod
Cod

Tota

Female

Male

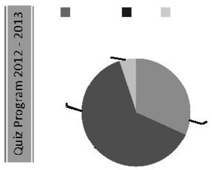

15 Rajab to 15 Shaban 2013

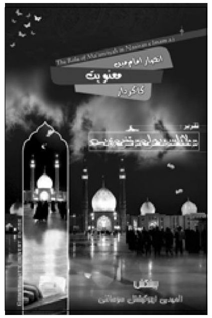

Cod
Cod
Cod
Cod
Cod

Tota

Female

Male

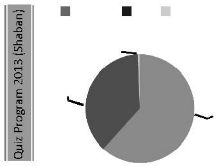

دور حاضر میں وقت کی کمی کے پیش نظر مومنین و مومنات خصوصاً نوجوان طلبہ وطالبات میں مطالعہ کے لئے وقت نکالنا نہایت مشکل ہوتا جارہا ہے لہذا اِن مشکلات کے پیش نظر اس طرح کے کوئز کا انعقاد کیا گیا ہے تاکہ کم وقت میں دین کے بارے میں زیادہ سے زیادہ مفید اور موثر آگاہی حاصل کرتے ہوئے مطالعہ کے شوق کو دوبارہ بیدار کیا جاسکے۔

نوٹ: المہدی ایجوکیشنل سوسائٹی کی جانب سے ہفتہ وار تربیتی وفکری دروس کا باقائدہ آغاز 2004 میں کیا گیا جو بحمد للہ ابھی تک جاری وساری ہے یہ پروگرام زامامیہ امام بارگاہ میں فوراً بعد نماز ظہرین (قبل از زیارت) منعقد کئے جاتے ہیں۔ جس میں بالخصوص نوجوانوں کی دلچسپی کو مدنظر رکھتے ہوئے دلچسپ موضوعات پر مختلف علمائے کرام اور ڈاکٹرز خطاب کرتے ہیں اس کے علاوہ میڈیا کی بڑھتی ہوئی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے آوٹ ڈور لیکچرز بھی منعقد کئے جاتے ہیں (علاوہ ماہ محرم الحرام) علاوہ ازیں اس پر آشوب دور میں میڈیا کی بڑھتی ہوئی خرافات کو دیکھتے ہوئے ادارے کی جانب سے پروڈکشن ہاؤس کے قیام کا مقصد مکتب محمد وآل محمد کا فروغ ہے جس میں اب تک: درسھائی زندگی (شادی سے پہلے تحفہ دینے کے لئے بہترین سیریز: استاد دھنوی) آیت اللہ بہجت، آیت اللہ امامی کاشانی اور امام خمینی جیسے معروف اساتذہ کے لیکچرز اُردو ٹرانسلیشن کے ساتھ ریلیز کئے جاچکے ہیں اور باقی پر کام جاری ہے۔

کوئز نمبر ۵

غدیر سے عاشورہ تک

۱، ذی الحجہ تا ۲۰ محرام الحرام ۱۴۳۴ تا ۱۴۳۵ھ

تمام جوابات صرف کتاب کی روشنی میں بیان کریں۔ فارم کو صاف ستھرا پُر کریں۔

وہ تمام مومنین جو ہمارے کوئز پروگرامز میں با قائدہ شرکت کرتے ہیں اور ہمارے گذشتہ ہونے والے کوئز پروگرام " انصار امامؑ میں معنویت کا کردار " بھی شرکت کی تھی اُن تمام افراد کو با قائدہ رجسٹریشن کوڈ بذریعہ sms ارسال کئے گئے تھے ۔لہذا دوبارہ کوئز میں شرکت کرنے پر اُسی رجسٹریشن کوڈ اور اپنے فون نمبر کا اندراج لازمی کریں اور وہ تمام افراد جو اپنا کوڈ نمبر (رجسٹریشن نمبر) یاد نہیں رکھ سکے وہ ادارے سے رابطہ کر کے اپنا کوڈ نمبر دوبارہ حاصل کرلیں۔

یاد رہے ہر شخص کو ایک ہی رجسٹریشن کوڈ دیا جاتا ہے جو آئندہ ہونے والے ہمارے تمام پروگرامز کے لیے ہے اگر گھر کا پتہ وغیرہ تبدیل ہوا ہے تو صرف اُسکا دوبارہ اندراج کیا جائے گا اس طرح سے شرکت کرنے والے کے لئے آسانی یہ ہوگی کہ پورا فارم بھرنے کے بجائے صرف رجسٹریشن کوڈ ڈالنے سے وہ ہمارے کوئز میں شامل ہوجائیں گے۔

شکریہ

Name:

Reg Code: **Cell No:**

نئے شامل ہونے والے افراد کے لئے

نام

Name In English

ولدیت / شوہر

عمر DD MM YY جنس Male Female

تعلیمی قابلیت آپ کے سینٹر کا نام (جہاں فارم Submit کرایا ہے۔)

مکمل پتہ

موبائل نمبر

ای میل ایڈریس

اپنے خیالات کا اظہار کریں:

سوالنامہ

تمام جوابات اسی کتاب سے وصول کئے جائیں گے جوابات پر نشان خود لگائیں یہ آپ کا اخلاقی فرض ہے

سوال نمبر ۱: "جحفہ" غدیر خم کے نزدیک کتنے کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے؟

- 5670
- 5676
- 5770

سوال نمبر ۲: خطبہ غدیر کو کس نام سے یاد کیا جاتا ہے؟

- حجۃ البلاغ
- حجۃ القیام
- حجۃ المقام

سوال نمبر ۳: یہ آیہ شریفہ کب نازل ہوئی؟ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ...

- اعمال حج کو انجام دینے کے بعد
- اعمال حج کو انجام دینے سے پہلے
- اعمال حج کے انجام دہی کے درمیان

سوال نمبر ۴: رسول اللہ جحفہ اپنے اصحاب کے ہمراہ کس دن پہنچے؟

- بروز جمعرات ۱۸ ذی الحجہ
- بروز جمعہ ۱۸ ذی الحجہ
- بروز بدھ ۱۸ ذی الحجہ

سوال نمبر ۵: رسول اللہ کے مطابق ثقل اکبر اور ثقل اصغر بالترتیب یہ ہیں

- ثقل اکبر عترت اور ثقل اصغر قرآن
- ثقل اکبر قرآن اور ثقل اصغر عترت
- ثقل اکبر قرآن اور ثقل اصغر سنت رسول

سوال نمبر ۶: احمد بن حنبل کے بقول رسول اللہ نے یہ جملہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا کتنی بار دہرایا؟

- ایک بار
- تین بار
- چار بار

سوال نمبر ۷: غدیر کس حقیقت کی عکاسی کرتی ہے؟

- اتحاد کی نشانی اور رسالت و نبوت کے اتصال کا نام ہے
- محبت کی نشانی اور رسالت و امامت کے اتصال کا نام ہے
- اتحاد کی نشانی اور رسالت و امامت کے اتصال کا نام ہے

سوال نمبر ۸: ابن مغازلی شافعی کے مطابق حدیث غدیر کو تقریباً اُن افراد نے نقل کیا ہے:

- 100 اصحاب منجملہ عشرہ مبشر
- 110 اصحاب منجملہ تابعین
- 100 اصحاب منجملہ شیخین

سوال نمبر ۹: واقعہ غدیر سے متعلق قرآن میں کونسی آیت نازل ہوئی؟

- سورہ مائدہ ۶۷
- سورہ الحشر ۱۱
- سورہ واقعہ ۱۲۰

سوال نمبر ۱۰: لفظ مولیٰ عرب میں اس معنی میں استعمال ہوتا ہے:

- ☐ زیادہ لائق
- ☐ زیادہ حقدار
- ☐ زیادہ فضائل رکھنے والا

سوال نمبر ۱۱: رسولؐ نے واقع غدیر کے بعد حضرت علیؑ کے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟

- ☐ انھیں اپنی کملی کی چادر اوڑھائی
- ☐ اپنی نعلین پہنائی
- ☐ اپنا معروف عمامہ شہاب اُن ے سر پر رکھا

سوال نمبر ۱۲: حدیث غدیر کو چھپانے کی وجہ سے یہ اندھے ہو گئے:

- ☐ براء بن عازب
- ☐ زید بن ارقم
- ☐ دونوں

سوال نمبر ۱۳: شوریٰ (ثقیفہ بن ساعدہ) میں حضرت علیؑ نے اس واقع کے ذریعے احتجاج سے استدلال کیا:

- ☐ حدیث شب معراج
- ☐ حدیث غدیر
- ☐ حدیث کساء

سوال نمبر ۱۴: حافظ ہیثمی نے نقل کیا ہے کہ رحبہ نامی مقام پر حدیث غدیر کے ذریعے احتجاج و استدلال میں ____ افراد موجود تھے۔

- ☐ 20افراد
- ☐ 30افراد
- ☐ 50افراد

سوال نمبر ۱۵: حدیث غدیر کے ذریعے کس نے جنگ صفین میں عمر بن عاص کے سامنے احتجاج کیا؟

- ☐ عمار یاسر
- ☐ اصبغ بن نباتہ
- ☐ ابوذر

سوال نمبر ۱۶: حدیث غدیر کس چیز کے لئے واضح اور مستحکم دلیل ہے؟

- ☐ قیامت تک کے مومنین کے لئے
- ☐ دین و دنیا
- ☐ امامت وولایت

سوال نمبر ۱۷: عزاداری کے اندر تین ذمہ دار کون ہیں؟

- ☐ ذاکرین، سامعین، ناظرین
- ☐ ذاکرین، سامعین، منتظمین
- ☐ ذاکرین، مبصرین، ناظرین

سوال نمبر ۱۸: کونسی عزاداری اُمت اسلامیہ کے لئے فائدہ مند ہو سکتی ہے؟

- ☐ عملی زندگی کے موضوعات کو بیان کی جائے
- ☐ غیروں کو مخاطب قرار دیا جائے
- ☐ زیادہ سے زیادہ مناظرے کے طریقوں کو بیان کیا جائے

سوال نمبر ۱۹: عزاداری کو صحیح انداز سے نہ منانا:

- ☐ غدیر کو بھلا دینے کے مترادف
- ☐ امام حسینؑ کو بھلا دینے کے مترادف
- ☐ عزاداروں کے ضیاع کے مترادف

سوال نمبر ۲۰: واقع غدیر کو کیوں تاریخ میں نظر انداز کیا گیا؟

- ☐ لالچ کی بنا پر
- ☐ خوف کی بنا پر
- ☐ لالچ، خوف اور نادانی کی بنا پر

خلاصہ لکھیں: غدیر سے عاشورہ تک

آپ نے اس کتاب سے جو مطالعہ کیا ہے اُس پر ایک مختصر جامع خلاصہ تحریر کریں۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

خلاصہ زیادہ ہونے کی صورت میں سادہ صفحہ استعمال کریں۔

کیا آپ نے ہمارے گذشتہ پروگرام " انصار امام میں معنویت کا کردار" میں شرکت کی تھی؟ ہاں ☐ نہیں ☐

ہمارے مراکز:

- مکتب زینبیہ (جعفر طیار)
- مدرسہ ھُدیٰ (عون و محمد چوک)
- بے بی کٹ بٹس (عون و محمد چوک)
- توکل اسٹیشنری (عون و محمد چوک)
- سوسائٹی اسٹیشنری جعفر طیار (غازی چوک)
- جعفر طیار کے تمام سکولز
- الرحمٰن سکول نیئر 4K چورنگی
- پیام اسلامی ثقافتی مرکز (انچولی)
- شہید فاؤنڈیشن (انچولی)
- بقیۃ اللہ اکیڈمی، منگھوپیر
- نجفی بک لائبریری (سولجر بازار)
- طاہراز (سولجر بازار)
- الفتح لائبریری حسینی مشن (شاہ فیصل)
- نیور ضویہ (مدرسہ فاطمہ)
- مدارس امامیہ (بابر مارکٹ، لانڈھی)
- مولانا عباس منتظری (مدرسہ شاہ نجف مارٹن روڈ)

more Detail: 0345 3182866 | 0336 2534354 | 0313 2426994 - www.almehdies.com